ضیاء القرآءت

مع

سراج القرآءت و تحفۃ المبتدی

تالیف

استاذ القراء والمجودین
قاری محمد ضیاء الدین صدیقی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تصحیح و تبویب

قاری نجم الصبیح التھانوی

قرأت اکیڈمی ®
لاھور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیه ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

ضیاء القرآءت

تالیف

استاذ القراء والمجودین
قاری محمد ضیاء الدین صدیقی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مع

سراج القرآءت

از

حضرت قاری عبداللہ التھانوی مرادآبادی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مع

تحفۃ المبتدی

از

استاذ القراء حضرت مولانا قاری
ابن ضیاء محب الدین احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

قرآءت اکیڈمی ®
28- الفضل مارکیٹ 17- اردو بازار لاہور
Ph.: 042 - 7122423
Mob:0300-4785910

235

انتباہ

لیگل ایڈوائزر: شفیق احمد چاولہ۔ایم۔اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ لاہور ہائی کورٹ

نام کتاب ------ ضیاء القرآءت

تالیف ------ قاری ضیاءالدین احمد صاحبؒ

طابع وناشر ------ قرآءت اکیڈمی (رجسٹرڈ) لاہور

کمپوزنگ و ------ اے۔ایم۔11 سیکنڈ فلور، پنجاب پلازہ

سرورق ڈیزائن ------ [illegible] اردو بازار لاہور۔ 7313117

رَبِّ يَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ وَتَمِّمْ بِالْخَيْرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَحْمَدُهٗ وَاُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

بعد حمد وصلوٰۃ کے احقر ضیاء الدین احمد کان اللہ لہ والوالدیہ ساکن احمد آباد عرف نارا ضلع الہ آباد کہتا ہے کہ مجھ سے اکثر احباب اور بزرگوں نے قواعد ضروریہ تجوید اردو زبان میں لکھنے کو فرمایا بالآخر اراکین مدرسہ تجوید القرآن سہارنپور کے فرمانے سے مختصر رسالہ لکھا مگر وہ ناتمام چھپا اور اصل نسخہ بھی گم ہوگیا پھر اس کے پورا کرنے کو اکثر قدردانوں نے بالخصوص محبی مولوی حافظ وصی الرحمٰن صاحب سلمہٗ ربہ نے فرمایا: ان کے فرمانے کے موافق اس کی تصحیح کر کے پورا کرتا ہوں اور اس کا نام **ضیاء القرآءت** رکھتا ہوں۔ اللہ پاک قبول فرمائے اور اور شائقین صحت کلام پاک کو اس سے نفع پہنچائے۔ آمین ثم آمین

(قاری) ضیاء الدین احمد صدیقی عفی عنہ

استعاذہ اور بسملہ کا بیان

آیت: فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ (یعنی جب پڑھو کلام اللہ کا تو پناہ مانگو ساتھ اللہ سے) کے موافق جب قرآن شریف پڑھا جائے تو پڑھنے والے کو پہلے پناہ مانگنی شیطان رجیم سے ضروری ہے۔

استعاذہ کے الفاظ پسندیدہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ہیں اس میں زیادتی مثل اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ اور کمی مثل اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ اور دوسرے لفظوں سے بھی جائز ہے چاہے وہ الفاظ مرویہ یعنی حدیث کے الفاظ ہوں جیسے اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اِبْلِيْسَ وَجُنُوْدِهٖ یا غیر مرویہ جیسے اَللّٰهُمَّ اَعْصِمْنِىْ مِنْ اِبْلِيْسَ وَجُنُوْدِهٖ لیکن مرویہ اولیٰ ہے۔

اور سوائے سورۂ توبہ کے ہر سورۃ کے شروع میں بسم اللہ لکھی ہے۔ اس وجہ سے سوائے سورۂ توبہ کے ہر سورت کے شروع میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ضرور پڑھنا چاہیے اور درمیان ہر سورۃ کے شروع قرآءت میں بسم اللہ پڑھنا برکت کے واسطے اور نہ پڑھنا دونوں جائز ہیں۔

ابتداء کی اقسام

تلاوت شروع کرنے کی تین صورتیں ہیں اور ہر ایک کا حکم جداگانہ ہے۔

پہلی صورت ابتداء قرآءت ابتداء سورت سے۔

دوسری صورت ابتداء قرآءت درمیان سورت سے۔

تیسری درمیان قرآءت ابتداء سورت سے۔

چوتھی صورت یعنی وسط قرآءت وسط سورت میں استعاذہ اور بسم اللہ دونوں کا نہ ہونا ظاہر ہے اس وجہ سے اس کو کتاب میں نہیں ذکر کیا گیا۔

پس پہلی صورت میں یعنی جب شروع قراءت شروع سورت سے ہوتو اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اور بِسْمِ اللّٰہِ دونوں پڑھنا چاہیے اور پڑھنے میں وصل یعنی یعنی ملا کر پڑھنا اور فصل یعنی وقف کر کے پڑھنا دونوں جائز ہیں تو اس صورت میں اعوذ باللہ اور بسم للہ کے وصل اور فصل کے لحاظ سے چار صورتیں جائز ہیں

(۱) وصل اعوذ باللہ اور بسم اللہ اور سورہ کا اس کا نام وصل کل ہے اور اس کو ''وصل وصل'' بھی کہتے ہیں۔

(۲) فصل ہر ایک کا یعنی اعوذ اور بسم اللہ اور سورہ کا اس کا نام فصل کل ہے اور اس کو ''وقف وقف'' بھی کہتے ہیں۔

(۳) فصل اعوذ وصل بسم اللہ اس کا نام فصل اول وصل ثانی ہے اس کو ''وقف وصل'' بھی کہتے ہیں۔

(۴) وصل اعوذ فصل بسم اللہ اس کا نام وصل اول فصل ثانی ہے اس کو ''وصل وقف'' بھی کہتے ہیں۔

اور دوسری صورت یعنی جب شروع سورت درمیان قرآءت سے ہو پس کسی سورت کو ختم کر کے دوسری سورت یا وہی سورت شروع کی جائے تو اس صورت میں بروایت حفصؒ جن کی روایت ہندوستان (اور پاکستان بلکہ اکثر دنیا) میں مروج ہے بسم اللہ ضرور پڑھنا چاہیے چاہے دونوں سورتوں کے درمیان فصل کیا جائے یا وصل۔

اور بسم اللہ پڑھنے کی صرف تین صورتیں ہیں (۱) وصل کل (۲) فصل کل (۳) فصل اول وصل ثانی چوتھی صورت وصل اول فصل ثانی اس میں جائز نہیں کیونکہ بسم اللہ کو شروع سورت سے تعلق ہے اور اس صو ت میں بسم اللہ کو جس سے ملا کر پڑھا جائے گا اس سے بسم اللہ کا تعلق معلوم ہوگا اور جب کسی سورت کو ختم کر کے سورۂ توبہ شروع کی جائے تو وصل، وقف، سکتہ، تینوں وجہ جائز ہیں۔

تیسری صورت یعنی جب شروع قرآءت درمیان سورت سے ہوتو اعوذ باللہ ضرور پڑھنا

چاہیے چاہے بسم اللہ پڑھے یا نہ پڑھے پس اگر بسم اللہ بھی پڑھی جائے تو صرف دو وجہ جائز ہیں۔ (۱) فصل کل (۲) وصل اول فصل ثانی اور اگر بسم اللہ نہ پڑھی جائے تو اعوذ باللہ کو شروع قرآءت سے فصل کر کے پڑھنا چاہیے اس میں وصل بھی جائز ہے بشرطیکہ شروع میں اللہ پاک کا کوئی نام نہ ہو۔ اعوذ باللہ اور بسم اللہ ہر ایک آہستہ اور بلند آواز سے پڑھے جانے میں تابع قرآءت کے ہے۔

وجوب تجوید کا بیان

بموجب آیت وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا۔ (اور ضرور ترتیل کے ساتھ پڑھو کلام اللہ کو) جب کلام اللہ پڑھا جائے تو پڑھنے والے کو ترتیل کے ساتھ کلام اللہ پڑھنا واجب اور موجب ثواب ہے اور ترتیل کے خلاف پڑھنے میں عذاب اور نماز نہ ہونے کا خوف۔

پھر اللہ پاک نے جب ترتیل کا حکم ظاہر فرما دیا اور علماء وقراء ترتیل کا حکم بتلانے والے اور ترتیل کے ساتھ کلام اللہ پڑھانے والے ہر زمانہ میں موجود ہیں تو نہ تو دنیا میں یہ عذر ہو سکتا ہے کہ ہم کو ترتیل کا ضروری ہونا معلوم نہیں اور معلوم بھی ہو تو کوئی سکھانے والا نہیں اور نہ قیامت میں اللہ پاک کے سامنے کوئی عذر چلے گا جیسا کہ دنیا میں کوئی شخص تعزیرات ہند کے خلاف کر کے اپنے حاکم کے سامنے یہ عذر نہیں کر سکتا کہ ہم کو معلوم نہ تھا کہ تعزیرات ہند کے خلاف کرنے میں کوئی جرم اور سزا ہے اور اگر کوئی یہ عذر کرے تو قبول نہیں بلکہ بے وقوف بن کر سزا ضرور پائے۔

پس چونکہ کم سے کم نماز میں کلام اللہ پڑھنا ضروری اور کلام اللہ ترتیل کے ساتھ پڑھنا ضروری اور ترتیل بلا سیکھے دشوار کیونکہ کلام اللہ زبان عربی فصیح میں ہے اور ترتیل کا سیکھنا آسان جیسا کہ انشاء اللہ تعالیٰ ابھی معلوم ہو جائے گا لہٰذا ترتیل کا سیکھنا ہر مسلمان پر ضروری ہے۔

اور سیکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ جب استاد کامل پڑھ کر سنائے تو غور سے سنے پھر خود استاد کو سنائے تو اس کی کوشش کرے کہ جس طرح سنا ہے اسی طرح پڑھے اور حرفوں کو ادا کرے اور جو جو غلطیاں استاد بتلائے انہیں کے صحیح کرنے کی زیادہ کوشش کر کے مشق کرے تاکہ پھر کبھی غلطی نہ ہو

اس طرح انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد ترتیل آجائے گی کیونکہ حضرت علیؓ نے ترتیل کے یہ معنی بتلائے ہیں کہ حرفوں کو تجوید یعنی صحیح مخرج اور صفت سے ادا کرنا اور معرفت وقوف یعنی جگہ اور قاعدے وقف کے پہچاننا تاکہ جب وقف کی ضرورت ہو تو وقف بے موقع اور بے قاعدہ خلاف طریقہ عربی نہ ہو جائے اور اکثر آدمی اکثر حرفوں کو صحیح ادا کرتے ہیں۔ صرف بعض بعض حرف میں غلطی ہوتی ہے۔

اور کل حروف کلام اللہ کے انتیس ہیں جیسا کہ مخرج کے بیان میں معلوم ہوگا تو اگر چار پانچ یا دس گیارہ حرف کی غلطی ہے تو تھوڑی دیر میں اس کو کسی استاد کامل سے صحیح کر کے دو چار روز مشق کر کے پختہ کر لینا تاکہ پھر غلطی نہ ہو کیا مشکل ہے اگر بالفرض کسی سے سب انتیس حرف صحیح ادا نہ ہوتے ہوں تب بھی دو دو چار چار حرف روزانہ صحیح کر کے ہفتہ دو ہفتہ میں کل حرف صحیح کر کے چند روز مشق کر لینا اور پورا کلام اللہ صحیح کر لینا کچھ مشکل نہیں کیونکہ تمام کلام اللہ میں یہی انتیس حرف ہیں کہیں کہیں ایک حرف دوسرے حرف سے مل کر بھی دشوار معلوم ہوتا ہے۔ اس وجہ سے جو جو حرف غلط ہوں جب صحیح ہو جائیں تو ایک دفعہ پورا کلام اللہ سنا دیا جائے پس۔

رہا لہجہ عربی سو یہ تجوید و قرآءت میں داخل نہیں البتہ عربی لہجہ سے کلام اللہ پڑھنا مستحسن اور بہت اچھا ہے اگر نہ ہو سکے تو یہ اس قدر ضروری بھی نہیں اگرچہ بلا استاد کامل محض کتاب سے ترتیل حاصل نہیں ہو سکتی مگر کتاب سے مدد ضرور ملتی ہے۔ اس وجہ سے ترتیل کے ضروری قاعدے لکھے جاتے ہیں۔

وقف اور وصل کا بیان

جب وقف کی ضرورت ہو تو حتی الامکان آیات اور علامات وقف کی رعایت کرنا بہت اچھا ہے یعنی آیات پر وقف واجب ہے اس کے بعد میم پر پھر طاء پھر جیم پر پھر زاء پر پھر صاد پر۔ (یہ جو مشہور ہے کہ میم پر وقف نہ کرنے سے کافر ہو جاتا ہے یہ غلط ہے۔ بلا انکار نص صریح کے کافر نہیں ہوتا۔ عبداللہ تھانویؒ)

وقف اولیٰ کو بلا ضرورت چھوڑ کر غیر اولیٰ پر ٹھہرنا مناسب نہیں مثلاً آیت کو چھوڑ کر غیر آیت پر وقف کرنا بہتر نہیں۔ ہاں اگر آیت دور ہو تو پھر جو وقف اولیٰ ہو اس پر وقف کرے۔

آیت اور علامت وقف پر وقف کرنے سے اعادہ یعنی ماقبل سے دو ایک کلمہ لوٹانا نہیں چاہیے اگرچہ آیت لاٰ یا وقف ضعیف ہو البتہ اگر سانس پوری ہو جانے کی وجہ سے درمیان وقف علامت وصل وغیرہ پر وقف کرلیا جائے تو اعادہ ضروری ہے۔

اور وقف کا قاعدہ یہ ہے کہ آخر کلمہ میں حرف متحرک کو ساکن ❶ کیا جائے اور جو تاء ہاء کی صورت میں ہو اس کو ہا سے بدلا جائے اور اگر آخر میں دو زبر ہوں تو الف ❷ سے بدلا جائے اور سانس کو توڑ دیا جائے۔

پس اگر وقف میں ان میں سے کسی بات کے خلاف ہوگا تو وقف خلاف قاعدہ ہوگا جیسا کہ اکثر ان باتوں کا لحاظ نہیں کرتے۔

اسی طرح وصل یعنی جب کسی لفظ کو دوسرے لفظ سے ملا کر پڑھا جائے یا کسی لفظ سے شروع کیا جائے تو اس کا قاعدہ استادہ سے سیکھ لیا جائے تاکہ لفظ غلط نہ ہو جائے جیسے سورۂ یوسف میں مُّبِيْنِ نِ اقْتُلُوْا اگر مُّبِيْنٍ کو اقْتُلُوْا سے ملا کر پڑھا جائے تو نون کے دو زیر کو نون مکسور پڑھنا چاہیے اور اقْتُلُوْا کے ہمزہ کو نہیں پڑھنا چاہیے بلکہ نون مکسور کو قاف سے ملا کر پڑھنا چاہیے اور اگر مُّبِيْنٍ پر وقف کیا جائے اور اُقْتُلُوْا سے شروع کیا جائے تو اُقْتُلُوْا کے ہمزہ کو پیش دے کر پڑھنا چاہیے اگرچہ ہمزہ پر پیش لکھا ہوا نہیں ہے۔

❶ اس کو وقف مع الاسکان کہتے ہیں اور اگر آخر حرف موقوف مضموم یا مکسور ہو تو وقف بالروم یعنی وقف میں کچھ پیش یا زیر ادا کرنا بھی جائز ہے اور اگر آخر موقوف مضموم ہو تو وقف بالاشمام یعنی آخر کلمہ ساکن کر کے ہونٹوں سے پیش کی طرف اشارہ کرنا بھی جائز ہے۔ منہ

❷ سوائے تاء مدورہ کے جیسے نِعْمَةً وغیرہ۔ عبداللہ تھانویؒ

سکتہ کا بیان

حالت وصل میں چار جگہ حفصؒ کی روایت میں سکتہ واجب ❶ ہے۔(۱) سورۂ کہف میں لفظ عِوَجًا سکتہ پر (۲) سورۂ یٰسین میں مِنْ مَّرْقَدِنَا سکتہ پر۔(۳) سورۂ قیامہ میں قِيْلَ مَنْ سکتہ پر۔(۴) سورۂ مطففین میں كَلَّا بَلْ سکتہ پر۔

اور چار جگہ سکتہ ❷ جائز ہے۔❸ (۱) اعراف میں دو جگہ ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا سکتہ پر۔(۲) اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا سکتہ پر۔(۳) یوسف میں اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا سکتہ پر۔(۴) قصص میں يُصْدِرُ الرِّعَاءُ سکتہ پر۔ان کے سوا سورۂ فاتحہ وغیرہ میں کہیں سکتہ نہیں۔

سکتہ ❹ کے معنی بلا سانس کے توڑے ہوئے آواز بند کر کے تھوڑا ٹھہر جانا۔

مخارج کا بیان

حرف کے ادا کرنے میں جس جگہ آواز ٹھہرتی ہے اس کو مخرج کہتے ہیں۔موافق کتب تجوید جس حرف کا جو مخرج لکھا جاتا ہے۔اگر وہ وہیں سے ادا ہو تو حرف صحیح ہوگا ورنہ غلط صرف اسی غلط حرف کو صحیح اور مخرج اصلی سے ادا کرنے کی کوشش کرنا ضروری ہے۔

---

❶ بطریق شاطبی واجب اور طیبہ کے طریق سے یہ سکتے جائز ہیں رسم قرآنی کے لحاظ سے جن امور کے بیان کی حاجت تھی اس کتاب میں صرف وہی امور بطریق شاطبی مذکور ہیں۔

❷ یہ سکتے مرویہ نہیں بلکہ مثل وقوف کے ہیں۔عبداللہ تھانوی۔

❸ یعنی ثابت اور قرآن شریف میں سکتہ لکھا ہوا ہے اور سجاوندی وغیرہ میں مروی ہے لیکن شاطبیہ اور طیبہ وغیرہ کے طریق سے یہ سکتے ثابت نہیں پس کسی روایت کے پابند کو کسی طریق کی پابندی ضروری ہے ورنہ کذب فی الروایۃ لازم آئے گا۔اس کتاب میں یہ سکتے صرف اس وجہ سے لکھے گئے ہیں کہ قرآن شریف میں لکھے ہیں۔منہ

❹ سکتہ کا حکم یہ ہے کہ متحرک کو ساکن کیا جائے اور دو زبر کو الف سے بدل کر پڑھا جائے۔احقر ابن ضیا عفی عنہ ناروی

اور مخرج کے پہچاننے کا طریقہ یہ ہے کہ جس حرف کا مخرج معلوم کرنا مقصود ہو اس کو ساکن کر کے اس کے پہلے ہمزہ مفتوحہ لا کر ادا کیا جائے جیسے اَبْ کی باء۔ پس جس جگہ آواز ٹھہر جائے وہی اس کا مخرج ہوگا۔

کل حرف انتیس اور مخرج سترہ ہیں کیونکہ بعض بعض مخرج سے کئی کئی حرف ادا ہوتے ہیں۔

حلق میں تین مخرج ہیں۔

(۱) شروع حلق سینہ کی طرف مخرج ہمزہ اور ہاء کا

(۲) بیچ حلق مخرج عین اور حاء مہملہ کا

(۳) آخر حلق مخرج غین اور خاء کا۔

حلق کے چھ حرف ہیں اے مہ لقا ہمزہ ہاء و عین و حاء و غین و خاء

منہ میں دس مخرج ہیں

(۱/۴) جڑ زبان حلق کی طرف مع اوپر کے تالو کے مخرج قاف کا

(۲/۵) مخرج قاف سے ذرا پرے ❶ مخرج کاف کا

(۳/۶) بیچ زبان مع اوپر کے تالو کے مخرج جیم شین معجمہ یاء غیر مدہ کا

(۴/۷) کنارہ زبان مع داڑھ کے مخرج ضاد معجمہ کا دونوں جانب سے بہت مشکل ہے۔ اس سے کم داہنی جانب سے اس سے کم بائیں طرف سے

(۵/۸) کنارہ زبان اور ضاحک ناب رباعی اور ثنیہ کے مسوڑھے مخرج لام کا ہے اکثر داہنی جانب سے ادا ہوتا ہے۔

ہے تعداد دانتوں کی کل تیس اور دو ثنایا ہیں چار اور رباعی ہیں دو دو
ہیں انیاب چار اور باقی رہے بیس کہ کہتے ہیں قراء اضراس سب کو
ضواحک ہیں چار اور طواحن ہیں بارہ نواجذ بھی ہیں ان کے بازو میں دو دو

(۶/۹) سرا زبان مع اوپر کے تالو کے مخرج نون کا

❶ یعنی ذرا منہ کی طرف کچھ ہٹ کر۔ احقر ابن ضیاء عفی ناروی۔

(۷/۱۰) نون کے مخرج سے ذرا اندر مخرج راء کا

(۸/۱۱) سرا زبان مع جڑ ثنایا علیا مخرج تا دال طاء کا

(۹/۱۲) سرا زبان مع سرا ثنایا علیا مخرج ثاء ذال ظاء کا

(۱۰/۱۳) نوک زبان مع درمیان سرا ثنایا سفلی وعلیا مخرج زاء سین صاد کا

ہونٹ میں دو مخرج ہیں:

(۱/۱۴) نیچے کے ہونٹ کی تری مع سرا ثنایا علیا مخرج فاء کا

(۲/۱۵) دونوں ہونٹوں کی تری مل کر مخرج باء کا اور دونوں کی خشکی مل کر مخرج میم کا اور دونوں ہونٹوں کے دونوں کنارے مل کر اور بیچ کھلا رہ کر مخرج واو غیر مدہ کا۔

(۱۶) جوف یعنی حلق اور منہ اور ہونٹ کے درمیان کی خالی جگہ مخرج حروف مدہ کا ہے۔
حروف مدہ تین ہیں الف اور جس واوٗ ساکن سے پہلے پیش اور جس یاء ساکن سے پہلے زیر ہو الف ہمیشہ بلا جھٹکے ساکن ہوتا ہے اور اس کے پہلے ہمیشہ زبر ہوتا ہے بخلاف ہمزہ کے کیونکہ ہمزہ کبھی متحرک ہوتا ہے کبھی ساکن اور جب ساکن ہوتا ہے تو ضغط یعنی جھٹکے سے ادا ہوتا ہے جیسے شَأْنٌ اور مَأْكُوْلٌ۔

اور یاء اور واوٗ ساکن سے پہلے اگر زبر ہو تو ان دونوں حرفوں کو حرف لین کہتے ہیں۔

(۱۷) سترھواں مخرج خیشوم یعنی بانسہ ہے یہ مخرج غنہ کا ہے چاہے غنہ صفت نون اور میم کی ہو یا حرف فرعی ہو یعنی وہ نون اور میم جن میں اخفا یا ادغام ناقص کیا جائے حرف غنہ کی مقدار ایک الف ہے اور صفت غنہ نون اور میم کے ساتھ ہی ادا ہوتی ہے۔ ان دونوں کے سوا کسی حرف میں غنہ نہ کرنا چاہیے۔

صفات کا بیان

صفت حرف کی وہ حالت ہے جس سے مخرج کے کئی حروف آپس میں ایک دوسرے سے ممتاز اور جدا معلوم ہوتے ہیں اور جس سے حرف صحیح سختی نرمی وغیرہ میں مثل انداز ادائے اہل عرب

ہو جاتا ہے۔

صفات کی دو قسمیں ہیں:

(۱) لازمہ جو حرف سے کبھی نہیں جدا ہوئی۔

(۲) عارضہ جو کسی صفت لازمہ کی وجہ سے یا کسی دوسرے حرف کے ملنے سے پیدا ہوتی ہے۔ صفات لازمہ مشہورہ بھی مثل مخارج کے سترہ ہیں اور ان کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) متضادہ جس کی ضد کوئی دوسری صفت ہو۔ (۲) غیر متضادہ جس کی کوئی صفت ضد نہ ہو۔

صفات متضادہ

صفات متضادہ دس ہیں جن میں سے پانچ صفتیں پانچ کی ضد ہیں۔

(۱) ہمس:

جس حرف کی یہ صفت ہو اس کو مہموسہ کہتے ہیں۔ حروف مہموسہ دس ہیں جو **فَحَثَّهٗ شَخْصٌ سَكَتَ** میں مرکب ہیں۔ ان کے ادا کرتے وقت آواز ان کے مخرج میں ایسے ضعف کے ساتھ ٹھہرنا چاہیے کہ سانس جاری رہ سکے اور آواز پست ہو جیسے **يَلْهَثْ** کی ثاء۔

(۲) جہر:

یہ ضد ہمس کی ہے اس کے حروف کو مجہورہ کہتے ہیں۔ مہموسہ کے سوا سب حروف مجہورہ ہیں ان کے ادا کرتے وقت ان کے مخرج میں آواز ایسی قوت سے ٹھہرنا چاہیے کہ سانس کا جاری ہونا موقوف ہو جائے اور آواز بلند ہو۔ جیسے **مَأْكُوْلٌ** کا ہمزہ۔

(۳) شدت:

اس کے حروف کو شدیدہ کہتے ہیں حروف شدیدہ آٹھ ہیں۔ جو **اَجِدُ قَطٍّ بَكَتْ** میں مرکب ہیں۔ ان کے ادا میں آواز ان کے مخرج میں اپنی قوت سے ٹکنی چاہیے کہ فوراً بند ہو جائے

اور سخت ہو۔ جیسے اَحَذْ کی دال۔

﴿توسط﴾

حروف لِنْ عُمَرُ کے ادا میں بھی آواز مخرج میں بند ہو جاتی ہے مگر چونکہ فوراً بند ہو کر کچھ جاری بھی ہو سکتی ہے جیسے قُلْ کا لام اوران کی قوت میں کچھ کمی ہے اس وجہ سے ان کو متوسطہ کہتے ہیں اور کاف تاء میں اگرچہ آواز فوراً بند ہو جاتی ہے بوجہ قوت شدت کے مگر کچھ سانس بھی جاری رہ سکتا ہے بوجہ ضعف ہمس کے اس وجہ سے یہ دونوں حروف مہموسہ شدیدہ ہیں حروف شدیدہ جب متحرک ہوتے ہیں تو جس قدر آواز جاری ہوتی ہے وہ حرکت کی آواز ہوتی ہے۔

(۴) رخو:

یہ ضد شدت کی ہے اس کے حروف کو رخوہ کہتے ہیں۔ حروف شدیدہ اور متوسط کے سوا سب رخوہ ہیں ان کے ادا میں آواز ان کے مخرج میں اتنے ضعف سے ٹکنی چاہیے کہ آواز جاری رہ سکے اور نرم ہو جیسے مَعَایِشْ کی شین۔

(۵) استعلاء:

اس کے حروف کو مستعلیہ کہتے ہیں جو خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ میں مرکب ہیں ان کے ادا میں ہمیشہ جڑ زبان اوپر اٹھ جانا چاہیے۔ جس کی وجہ سے یہ حروف پُر ہو جائیں۔ جیسے خَبِيْرٌ کی خاء۔

(۶) استفال:

ضد استعلاء کی ہے اس کے حرفوں کو مستفلہ کہتے ہیں۔ ان کے اداء میں جڑ زبان اوپر نہ چڑھنا چاہیے۔ جس کی وجہ سے یہ حروف باریک رہیں جیسے ذَالِكَ۔

(۷) اطباق:

اس کے حروف کو مطبقہ کہتے ہیں جو ص۔ ض۔ ط۔ ظ ہیں ان کے ادا میں بیچ زبان کو

تالو سے ڈھانک لینا چاہیے۔ جیسے مَطْلَعِ کی طاء۔

(۸) انفتاح:

یہ ضد اطباق کی ہے اس کے حروف کو منفتحہ کہتے ہیں حروف مطبقہ کے سوا سب منفتحہ ہیں ان کے ادا میں بیچ زبان کو تالو سے جدا رہنا چاہیے جیسے کُمْ کا کاف۔

(۹) اذلاق:

اس کے حروف کو مذلقہ کہتے ہیں جو فَرَّ مِنْ لُبٍّ میں مرکب ہیں یہ حروف ہونٹ یا زبان کے کنارے سے اس طرح ادا کیے جائیں کہ بہت سہولت سے ادا ہوں جیسے پھسلتی جگہ سے کوئی چیز بآسانی پھسل جاتی ہے جیسے مَالِكِ کی میم۔

(۱۰) اصمات:

یہ ضد اذلاق کی ہے اس کے حروف کو مصمتہ کہتے ہیں جو ماسوائے فَرَّ مِنْ لُبٍّ کے ہیں ان حروف کو ان کے مخرج سے مضبوط اور جماؤ کے ساتھ کرنا چاہیے ورنہ صاف ادا نہ ہوں گے۔

صفات غیر متضادہ

صفات غیر متضادہ سات ہیں۔

(۱) صفیر: اس کے حروف کو صفیریہ کہتے ہیں جو ص۔ ز۔ س ہیں ان کے ادا میں ایک آواز تیز مثل سیٹی کے ہونا چاہیے جیسے مَسْ کی سین۔

(۲) قلقلہ: اس کے حروف قُطْبُ جَدٍّ ہیں ان کے اداء میں خاص کر جب یہ حروف ساکن ہوں تو ایک آواز لوٹتی ہوئی نکلنی چاہیے نہ وہ مثل تشدید کے ہو نہ کوئی حرکت مثل قاف فَلَقْ کے۔

(۳) لین: اس کے دونوں حرف کو ان کے مخرج سے بلا تکلف نرم ادا کرنا چاہیے اس طرح پر کہ ان میں اگر مد کرنا چاہیں تو مد ہو سکے مثل یاء صَيْفِ اور واؤ خَوْفِ کے۔

(۴) **انحراف**: اس کے حروف کو منحرفہ کہتے ہیں جو لام اور راء ہیں۔ لام کے ادا میں آواز سرِ زبان کی طرف اور راء کے ادا میں آواز پیٹھ زبان کی طرف پھرے۔ لیکن اس طرح کہ بجائے لام کے راء اور بجائے راء کے لام نہ ہونے پائے جیسا کہ بعض بچوں سے ہو جاتا ہے۔

(۵) **تفشی**: یہ صفت شین معجمہ کی ہے اس کے ادا میں آواز پھیلی ہوئی ہونا چاہیے لیکن آواز اوپر نہ چڑھنے پائے ورنہ شین پُر ہو جائے گی جیسے شَیْءٍ کی شین۔

(۶) **استطالت**: یہ صفت ضاد معجمہ کی ہے اس کے ادا میں شروع مخرج سے آخر مخرج تک بتدریج آواز نکلنی چاہیے یعنی آواز یکا یک فوراً ایک دفعہ نہ نکلے تا کہ کیفیت درازی مد کی سی ظاہر ہو جیسے وَلَا الضَّآلِّيْنَ کا ضاد اس میں دیر تک قصداً آواز کو چکر دینا یا اس کو دال پُر یا ظاء پڑھنا ٹھیک نہیں بلکہ اس کو اس کے مخرج اصلی سے مع رعایت صفات ادا کیا جائے انشاء اللہ تعالیٰ ضاد صحیح خود ادا ہو جائے گا لیکن اس کی صحت کسی قاری کامل سے ضرور کرنی چاہیے کیونکہ یہ حرف عرب کے سوا دوسری زبان میں نہیں اور قرآءت نقلی چیز ہے جو چیز نقلی ہو وہ محض عقل سے نہیں حاصل ہو سکتی۔

(۷) **تکریر**: یہ صفت راء کی ہے اس کے ادا کرنے کے وقت اس کے مخرج میں زبان کو پورے طور پر قرار اور جماؤ نہیں ہوتا یہاں تک کہ اگر بالکل ہی جماؤ سے ادا نہ کی جائے تو بجائے ایک راء کے کئی راء ہو جائیں اسی وجہ سے راء میں ایک قسم کی قوت ہوتی جیسے رَبِّ کی راء اگر یہ صفت راء کی نہ ادا کی جائے تو راء مثل واؤ ہو جائے لیکن تکریر حد سے زیادہ نہ کرنی چاہیے کہ بجائے ایک راء کے کئی ادا ہو جائیں۔

صفات عارضہ کا بیان

صفات عارضہ کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) وہ کہ کسی صفت لازمہ کی وجہ سے پیدا ہو جیسے باریک ہونا حرف کا بوجہ استفال اور پُر ہونا

بوجہ استعلا کے ہوتا ہے۔

(۲) وہ کہ کسی دوسرے حرف کے ملنے ❶ سے پیدا ہو۔

کل حروف باریک ہیں سوا مستعلیہ اور ان حرفوں کے جن میں کبھی کسی وجہ سے صفت استعلاء ہو جائے اس قسم کے حروف لام اور راء اور الف اور واو ہیں۔

لام اللّٰہ کا بیان

حروف مستعلیہ ہمیشہ پُر ہوتے ہیں اور لام ہمیشہ باریک ہوتا ہے مگر لفظ اللّٰہ کے لام سے پہلے زبر یا پیش ہو تو لفظ اللہ کے دونوں لام پُر ہوں گے جیسے اَرَادَ اللّٰہُ۔ قَالُوا اللّٰھُمَّ اور سَیَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَاوٰلّٰهُمْ کا لام باریک ہوگا کیونکہ یہ لام لفظ اَللّٰہ کا نہیں اور اگر لفظ اَللّٰہ سے پہلے زیر ہو تو لام باریک ہوگا جیسے لِلّٰہِ کا لام۔

راء کے پُر اور باریک پڑھنے کے قواعد

راء کے پُر اور باریک پڑھنے کے دس قاعدے ہیں۔

(۱) راپر زبر یا پیش ہو تو پُر ہوگی جیسے رَبِّ۔ رُبَمَا اور زیر ہو تو باریک جیسے رِجَالٌ۔

(۲) راء ساکن سے پہلے زبر پیش ہو تو پُر ہوگی جیسے فَرْدًا۔ قُرْاٰنٌ

---

❶ ایک حرف کو دوسرے سے مل کر جو صفات پیدا ہوں ان کی دو صورتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ ءَ اَعْجَمِیٌّ میں تسہیل اور مثل ءَ آلذّٰکَرَیْنِ میں تسہیل وابدال ہوتا ہے اور ساکن حرف کے بعد ہمزہ وصلی آنے سے صورت نقل پیدا ہوتی ہے وغیرہ وغیرہ۔ دوسری صورت یہ ہے کہ کسی کلمہ کو بنانا چاہیں تو چند حروف جمع کر کے کسی کو ساکن کریں اور کسی کو متحرک پس ایک کو دوسرے سے مل کر سکون اور حرکت جو کہ صفات عارضہ ہیں پیدا ہوتی ہیں مثلاً زید بنایا تو زاء کو متحرک اور یاء ساکن پھر اگر حرکت ناقص ادا کی جائے تو روم یا اختلاس ہوگا اور سکون میں اشارہ حرکت کی طرف ہوگا تو اشمام ہو جائے گا جیسا کہ لَا تَاْمَنَّا ہیں۔ عبداللہ تھانوی۔

اور زیر اصلی ایک کلمہ میں ہو اور اس راء ساکن کے بعد کوئی حرف مستعلیہ ایک کلمہ میں نہ ہو تو باریک جیسے فِرْعَوْنَ جو زیر کسی وجہ سے ہو اس کو زیر عارضی کہتے ہیں اور جو زیر اصل لفظ کا ہو اس کو زیر اصلی کہتے ہیں۔

(۳) راء ساکن سے پہلے زیر عارضی ہو تو پُر ہوگی جیسے اِرْجِعُوْا اور اَمِ ارْتَابُوْا۔

(۴) راء ساکن سے پہلے زیر ایک کلمہ میں نہ ہو تو پُر ہوگی جیسے رَبِّ ارْجِعُوْنِ۔

(۵) راء ساکن سے پہلے زیر ہو اور اس راء کے بعد حرف مستعلیہ ایک کلمہ میں ہو تو پُر ہوگی جیسے لَبِالْمِرْصَادِ مگر لفظ فِرْقٍ میں پُر و باریک دونوں جائز ہیں۔

(۶) راء ساکن سے پہلے زیر ہو اور اس راء کے بعد حرف مستعلیہ دوسرے کلمہ میں ہو تو باریک ہوگی جیسے وَاصْبِرْ صَبْرًا۔

(۷) راء ساکن سے پہلے یائے ساکن ہو تو باریک ہوگی جیسے خَيْرٌ۔ خَبِيْرٌ۔

(۸) راء ساکن سے پہلے ساکن غیر یاء ہو اور اس ساکن سے پہلے زبر یا پیش ہو تو پُر ہوگی جیسے نَارْ اور نُوْرْ اور زیر ہو تو باریک جیسے السِّحْرْ۔

(۹) راء مشدد پر زبر یا پیش ہو تو دونوں راء پُر ہوں گی جیسے لَيْسَ الْبِرَّ۔ وَلَيْسَ الْبِرُّ اور زیر ہو تو دونوں باریک جیسے بِالْبِرِّ۔

(۱۰) راء کا زبر بوجہ امالہ کے زیر کی طرف مائل ہو جائے تو راء باریک ہوگی۔ جیسے بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا امالہ کی وجہ سے جب زبر زیر کی طرف مائل ہو جاتا ہے تو اس کے بعد کا الف بھی یاء کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ بروایت حفصؒ صرف اسی لفظ میں امالہ ہے۔

اور الف اور واو مدہ سے پہلے اگر حرف پُر ہو تو یہ دونوں بھی پُر ہوں گے ورنہ باریک۔

جو صفات عارضہ کسی حرف کے ملنے سے پیدا ہوتے ہیں چند قسم پر ہیں۔

﴿مد کا بیان﴾

(۱) مـد یعنی حرف کو دو گنا سہ گناہ وغیرہ موافق ضرورت کے بڑھانا۔ مد صرف حرف مدا ور لین میں ہوتا ہے جب کہ حرف مد کے بعد ہمزہ یا سکون اور حرف لین کے بعد سکون آئے سکون اگر اصل لفظ کا ہو تو سکون لازمی اور اصلی کہتے ہیں اور اگر کسی وجہ سے آیا ہو تو سکون عارضی کہتے ہیں۔ حرف مد کے بعد اگر ہمزہ ہو تو مد کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) مد متصل: اگر حرف مد کے بعد ہمزہ ایک ہی کلمہ میں ہو جیسے جَآءَ۔ جِیْٓءَ۔ سُوْٓءَ۔

(۲) مد منفصل: اگر حرف مد کے بعد ہمزہ دوسرے کلمہ میں ہو جیسے مَآ اَنْزَلْنَا۔ قَالُوْٓا اٰمَنَّا۔ فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ

مد متصل ❶ اور منفصل دونوں کی مقدار بروایت حفصؒ دو یا ڈھائی یا چار الف ہے۔ لیکن جب پڑھنا شروع کیا جائے تو جس مد کی جو مقدار پہلے مد میں اختیار کی جائے وہی آخر تک رہے کہیں دو کہیں ڈھائی کہیں چار الف بڑھانا یا منفصل کی مقدار مد متصل سے زیادہ کرنا درست نہیں بلکہ دونوں کی مقدار برابر یا منفصل کی کم ہونا چاہیے۔ ❷ ایک الف کی مقدار ایک زبر کی مقدار کی دوگنی ہے حرف مد کے بعد اگر سکون لازمی ہو تو اس مد کو لازم کہتے ہیں۔ مد لازم ❸ کی مقدار تین یا پانچ الف ہے اس میں بھی ہر مرتبہ ایک ہی مقدار اختیار کرنا چاہیے۔ مد لازم کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) کلمی مثقل: جس میں حرف مد کلمہ میں تشدید سے پہلے ہو جیسے اَتُحَآجُّوْٓنِّیْ۔

---

❶ مد متصل و منفصل دونوں میں حفصؒ کے لئے توسط کی تین مقداریں ہیں جیسا کہ حضرت مصنفؒ مد ظلہ نے بیان فرمایا ہے۔ عبداللہ تھانوی

❷ لیکن قصر جائز نہیں کیونکہ یہ کتاب بطریق شاطبی لکھی گئی ہے اور خلط فی الطرق بھی جائز نہیں۔ احقر ابن ضیا عفی عنہ ناروی

❸ مد لازم میں سب کے لئے طول ہے اور طول کی دو مقداریں ہیں جیسا کتاب میں مذکور ہے۔ عبداللہ تھانوی

(۲) کلمی مخفف: جس میں حرف مد کلمہ میں سکون سے پہلے ہو جیسے آٰلْئٰنَ۔

(۳) حرفی مثقل: جس میں حرف مد کسی حروف مقطعات میں تشدید سے پہلے ہو جیسے الٓمّٓ کے لام میں۔

(۴) حرفی مخفف: جس میں حرف مد کسی حروف مقطعات میں سکون سے پہلے ہو جیسے الٓمّٓ کے میم میں۔

حرف مد کے بعد اگر سکون عارضی ہو تو اس مد کو مد عارضی کہتے ہیں جیسے یَوْمُ الْحِسَابْ۔ یَوْمِ الدِّیْنْ۔ یَعْلَمُوْنْ اس مد میں قصر یعنی حروف کو دو گنا وغیرہ نہ کرنا بھی جائز ہے مگر قصر سے توسط اور توسط سے طول ❶ اولیٰ ہے۔ قصر مقدار ایک الف اور توسط کی مقدار دو الف یا تین اور طول کی مقدار تین الف یا پانچ الف ہے۔ اس مد میں تینوں وجہ طول۔ توسط۔ قصر جائز ہیں اور ہر ایک کی مقدار سے جو پہلی جگہ اختیار کی جائے وہی ہر جگہ مناسب ہے صرف اتنا فرق ہے کہ اس میں اعلان وجوہ ❷ جائز کی وجہ سے کبھی طول کبھی توسط کبھی قصر اور مقدار کا فرق کر لیا جائے تو جائز ہے بخلاف مد متصل مد منفصل کے کہ ان میں ہر مقدار کو پڑھنا اور جمع کرنا جائز نہیں جب مثلاً یَشَآءُ۔ قُرُوْٓءٌ۔ نَسِیٓءٌ میں بوجہ وقف کے دونوں سبب کے ہمزہ اور سکون عارضی جمع

❶ مد عارض میں یہ وجوہ ثلثہ اسکان اور اشمام میں جائز ہیں لیکن روم کی حالت میں بوجہ نہ ہونے سبب مد کے صرف قصر ہوگا پس مثل اَلْعٰلَمِیْنَ میں صرف وقف بالا سکان کے ساتھ مدود ثلثہ طول۔ توسط۔ قصر اور مثل یَوْمِ الدِّیْنِ میں چار وجہیں مدود ثلثہ اسکان کے ساتھ اور قصر روم کے ساتھ اور مثل نَسْتَعِیْنُ میں سات وجہیں مدود ثلثہ اسکان اور اشمام کے ساتھ اور قصر روم کے ساتھ جائز ہیں اگر چند عارض جمع ہوں تو حاصل ضرب سے صرف وجوہ صحیحہ میں سے جن میں ترجیح وجہ ضعیف کی قوی اور خلاف مساوات لازم نہ آئے ایک ہی وجہ پڑھنا چاہیے۔ منہ

❷ یعنی کئی مد عارض جمع ہوں تو ضرب دینے سے جس قدر وجوہ نکلیں ان کو ظاہر کرنے کے لئے یکے بعد دیگرے ہر ہر وجہ کو جاری کر کے سمجھانا چاہیں تو اس صورت میں کل وجہوں کو جمع کرنا اور پڑھنا جائز ہے۔ لیکن ایک ہی موقع پر سب وجہوں کو جمع کرنا جائز نہیں۔ احقر ابن ضیا

ہوں تو ان میں پانچ الف کی مقدار بھی جائز ہے لیکن قصر جائز نہیں تا کہ الغاء ❶ سبب اصلی لازمی اور اعتبار سبب عارضی نہ لازم آئے۔

اگر الٓمّٓ اللّٰهُ شروع آل عمران کے میم کو لفظ اللہ سے ملا کر پڑھا جائے تو میم پر زبر دے کر اور لفظ اللہ کا ہمزہ گرا کر پڑھنا چاہیے اور اس وقت میم کی یاء میں مد کرنا نہ کرنا دونوں جائز ہے مد بوجہ اعتبار سبب اصلی اور قصر بوجہ سکون نہ ہونے کے لیکن میم مشدد نہ ہو۔

حرف لین کے بعد اگر سکون لازمی ہو جیسے عٓيٓنٓ سورۂ مریم اور شوریٰ میں تو اس مد کو مد لازم لین کہتے ہیں اس میں طول اولیٰ ہے پھر توسط پھر قصر حرف لین کے بعد اگر سکون عارضی ہو تو اس کو مد عارض لین کہتے ہیں جیسے وَالصَّيْفِ اور خَوْفٍ اس میں قصر اولیٰ ہے پھر توسط پھر طول۔

اظہار

اظہار یعنی حرف کو اس کے مخرج اور صفات سے بلا کسی تغیر کے اصلی حالت سے ادا کرنا اظہار کے تین قاعدے ہیں۔

(۱) نون ساکن اور تنوین کا اظہار:

یہ اس وقت ہو گا جب ان کے بعد کوئی حرف حلقی آئے جیسے اَنْعَمْتَ اور عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ وغیرہ۔

(۲) میم ساکن کا اظہار:

یہ اس وقت ہو گا جب کہ میم ساکن کے بعد میم اور باء کے سوا اور کوئی حرف آئے جیسے هُمْ فِيْهَا وغیرہ۔

---

❶ یعنی مد متصل پر وقف کیا تو علاوہ ہمزہ کے دوسرا سبب مد کا سکون عارض ہونے سے مد عارض کے وجوہ ثلثہ پیدا ہوں گے۔ لہٰذا اس صورت میں یہ نہ کریں کہ قصر کر کے مد متصل کا ہمزہ جو سبب اصلی اور قوی ہے اس کو لغو اور بیکار کر دیں اور مد عارض کا اعتبار کر کے قصر کو ترجیح دیں۔

(۳) لام تعریف کا اظہار:

یہ اس وقت ہوگا جب کہ اس کے بعد کوئی حرف حروف قمریہ اِبْغِ حَجَّكَ وَخَفْ عَقِيْمَهُ میں سے آئے جیسے وَالْقَمَرُ وغیرہ ہر قاعدہ کی صرف ایک دو مثالیں اس وجہ سے لکھی جاتی ہیں تا کہ پڑھنے والا خود قاعدہ یاد کر کے مثالیں تلاش کر لے۔

بشرط روایت اظہار دو حرفوں کے دوری مخرج کی وجہ سے ہوتا ہے اور ادغام قرب اور اتحاد مخرج کی وجہ سے اور اخفا کچھ دوری اور کچھ قرب مخرج کی وجہ سے۔

تنوین دوزبر دوزیر دو پیش کو کہتے ہیں۔ ادا میں یہ بھی نون ساکن ہے اگر تنوین کے بعد کوئی حرف ساکن آئے تو تنوین کو زبر دے کر پڑھنا چاہیے جیسے لُمَزَةِ نِ الَّذِیْ ایسی تنوین کو ہندوستان میں نون قطنی کہتے ہیں۔

ادغام

یعنی ایک حرف کو دوسرے حرف میں ملا کر مشدد پڑھنا۔

پہلا حرف جو ملایا جاتا ہے اسے مدغم اور دوسرا جس میں ملاتے ہیں اسے مدغم فیہ کہتے ہیں۔

ادغام کے تین قاعدے ہیں:

(۱) ادغام مثلین: اگر کسی حرف ساکن کے بعد وہی حرف آئے جیسے قُلْ لَّكُمْ۔

(۲) ادغام متجانسین: اگر ایک مخرج کے دو حرف جمع ہوں اور پہلا ساکن ہو مثلاً قَدْ [1] تَّبَيَّنَ - اِذْ ظَّلَمُوْا - يَلْهَثْ ذّٰلِكَ - قَالَتْ طَّآئِفَةٌ - ارْكَبْ مَّعَنَا - اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا - اَحَطْتُّ وغیرہ کے۔

---

[1] ادغام متجانسین میں مثل قَدْ تَّبَيَّنَ وغیرہ کے ہر مثال سے ادغام کا قاعدہ کلیہ بیان کرنا مقصود ہے اس طرح پر کہ دال کا تاء میں ذال کا ظاء میں ثاء کا ذال میں تاء کا طاء میں باء کا میم میں تاء کا دال میں اور طاء کا تاء میں جہاں کہیں ہو ادغام بطور قاعدہ کلیہ کے ہوگا اور ان قواعد کلیہ میں سے متن میں صرف ایک ایک مثال لکھی گئی ہے اسی طرح ادغام متقاربین کی مثالوں سے بھی قواعد کلیہ سمجھ لینا چاہیے۔ ابن ضیاء عفی عنہ

(۳) ادغام متقاربین: اگر دو حرف قریب المخرج دو کلمہ کے جمع ہوں اور پہلا ساکن ہو مثلاً قُلْ رَّبِّ ۔ وَالشَّمْسِ ۔ مِنْ وَّالٍ ۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔ اَلَمْ نَخْلُقكُّمْ وغیرہ۔

لام تعریف اور میم ساکن اور نون ساکن اور تنوین کا ادغام انہیں تینوں قسموں میں مندرج ہے لیکن لام فعل اور مدہ اور حلقی غیر مثلین کا ادغام نہیں اور بروایت حفصؒ یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ اور نٓ وَالْقَلَمِ میں ادغام نہیں۔

ادغام متجانسین اور متقاربین میں ادغام کے لئے مدغم کو مدغم فیہ کی جنس سے کرنا ضروری ہے اگر مدغم بالکل مدغم فیہ کے جنس سے ہو جائے تو اس کو ادغام تام کہتے ہیں ورنہ ناقص کہتے ہیں۔ صرف حرف یُؤْمِنُ میں اور طاء کا تاء میں ادغام ناقص ہوتا ہے باقی کل ادغام تام ہیں البتہ اَلَمْ نَخْلُقكُّمْ میں ناقص بھی جائز ہے مگر تام اولیٰ ہے اور صرف حرف یُؤْمِنُ میں ادغام باغنہ ہوتا ہے باقی کل ادغام بے غنہ ہوتے ہیں۔

اور جب نون اور میم مشدد ہوں تو ان میں غنہ واجب ہے جیسے اِنَّ اور عَمَّ۔

قلب

یعنی نون ساکن اور تنوین کے بعد اگر باء آئے تو نون اور تنوین کو میم سے بدل کر اخفا کیا جائے جیسے لَيُنْبَذَنَّ۔

اخفا

نون اور میم کی صرف صفت غنہ مابعد کے حرف سے مل ❶ کر ادا ہو اور خود حرف اپنے مخرج سے ادا نہ ہو جیسا کہ پنکھا اور سنگ وغیرہ میں غنہ ادا ہوتا ہے اخفا کے دو قاعدے ہیں۔

❶ اس موقع پر اکثر لوگوں کو غلط فہمی ہوتی ہے اور یہ سمجھتے ہیں کہ غنہ مابعد سے مل کر ادا ہونے کو اعتماد مابعد مستلزم ہے اس وجہ سے نون مخفی کو بعد والے حرف پر زور دے کر ادغام ناقص کی طرح ادا کرتے ہیں یہ سخت غلطی ہے چونکہ نون مخفی بہ نسبت مابعد کے ضعیف ہے۔ لہٰذا اسکو اسکے مخرج خیشوم سے نہایت لطیف ادا کیا جائے تا کہ بعد والا حرف مشدد نہ سنائی دے اور غنہ ایک الف کے برابر ادا ہو جائے۔ احقر ابن ضیا عفی عنہ

(۱) جب نون ساکن اور تنوین کے بعد حروف حلقی اور یرملون اور الف اور باء کے سوا باقی پندرہ حرفوں میں سے کوئی حرف آئے تو نون ساکن اور تنوین میں اخفا ہوگا جیسے مِنۡكُمۡ۔

(۲) جب میم ساکن کے بعد باء آئے تو میم میں اخفا ہوگا جیسے اَمۡ بِهٖ جِنَّةٌ یعنی میم مخفاۃ اپنے مخرج سے کامل ❶ ادا نہ ہو۔

جس حرف میں صفت عارضہ مثل مد منفصل ادغام وغیرہ بعد والے حرف کے ملنے کی وجہ سے ہو اور اس پر وقف یا سکتہ کیا جائے تو اس میں وہ صفت عارضہ نہ ادا ہوگی بلکہ وہ حرف اپنی صفت اصلی قصر یا اظہار وغیرہ سے ادا کیا جائے جیسے قَالُوۡۤا اٰمَنَّا۔ عِوَجًا سکتہ قَيِّمًا۔ يَلۡهَثۡ ط ذٰلِكَ۔

تسہیل

یعنی جب دو ہمزہ جمع ہوں تو دوسرے ہمزہ کو اس کی حرکت کے مناسب حرف مد اور ہمزہ کے مخرج سے ادا کرنا۔

حفصؒ کے نزدیک تسہیل کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) واجب: جو صرف لفظ ءَاَعۡجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ میں ہے۔

(۲) جائز: جو صرف تین لفظوں میں ہے۔

(۱) ءٰٓالذَّكَرَيۡنِ یہ لفظ صرف دو جگہ سورۂ انعام میں ہے۔ (۲) آٰلۡئٰنَ یہ لفظ بھی صرف دو جگہ سورۂ یونس میں ہے۔ (۳) ءٰٓاللّٰهُ اَذِنَ سورۂ یونس میں اور ءٰٓاللّٰهُ خَيۡرٌ سورۂ نمل میں یہ لفظ بھی صرف دو ہی جگہ ہے۔ ان تینوں لفظوں میں تسہیل سے ابدال اولیٰ ہے۔

❶ کیونکہ میم مخفاۃ اپنے مخرج سے کمزور ادا ہوتی ہے۔ منہ

اشمام

یعنی پڑھنے کے وقت ہونٹوں سے ضمہ کی طرف اشارہ کرنا یہ اشمام صرف لفظ لَا تَأْمَنَّا کے پہلے نون میں ادغام کے وقت ہوگا جو سورۂ یوسف میں ہے۔

روم

یعنی کچھ ضمہ بقدر تہائی حرکت کے پڑھنا روم بھی صرف اسی لَا تَـأْمَـنَّـا کے پہلے نون میں ہے جب کہ نون کا اظہار ❶ کیا جائے۔

صورت نقل

یہ مثل بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ میں ہے اس میں نقل حقیقتاً اس وجہ سے نہیں کہ ہمزہ وصلی ہے اگر اَلِاسْمُ سے ابتدا کی جائے تو لِاسْمُ الْفُسُوْقُ اور اَلِاسْمُ الْفُسُوْقُ دونوں جائز ہیں۔

حرکات کا بیان

سکون: اس کو بہت جماؤ کے ساتھ ادا کرنا چاہیے تا کہ حرکت نہ ہو جائے۔

حرکت: زبر و زیر پیش کے گھٹانے بڑھانے اور کھڑے پڑے کا بہت لحاظ رکھنا چاہیے اور زیر اور پیش کو باریک ادا کرنا چاہیے۔

❶ روم کے وقت اظہار اس لئے ہوگا کہ روم کی صورت میں حرکت ہوتی ہے اور حرکت ادغام کو مانع ہے۔ عبداللہ تھانوی۔

ضروری باتیں

اس کے بعد بعض ضروری باتیں یہ ہیں کہ سورۂ روم کے تینوں لفظ ضُعْفٍ کے بروایت حفصؒ ضاد کے زبر سے ضَعْفٍ بھی ثابت ہیں۔

لٰكِنَّا هُوَ اللّٰهُ اور اَلظُّنُوْنَا اور اَلرَّسُوْلَا اور اَلسَّبِيْلَا اور سَلٰسِلَا اور پہلا قَوَارِيْرَا اور کل لفظ اَنَا ❶ ان سب کے الف صرف وقف میں پڑھے جائیں گے وصل میں نہ پڑھے جائیں گے لیکن سَلٰسِلَا وقف میں بغیر الف کے بھی جائز ہے اور قَوَارِيْرَا ثانی میں نہ الف وقف میں ہے نہ وصل میں۔

اور جو حرف تماثل فی الرسم کی وجہ سے نہیں لکھا جاتا وہ وقف وصل دونوں حالتوں میں پڑھا جاتا ہے جیسے تَلْوٗا اور يُحْيٖ وغیرہ

وَيَبْصُۜطُ سورۂ بقرہ میں اور بَصْۜطَةً سورۂ اعراف میں یہ دونوں لفظ باوجودیکہ صاد سے لکھے جاتے ہیں مگر ان کو سین سے پڑھنا چاہیے اور مُصَيْطِرُوْنَ جو سورۂ طور میں ہے اس میں صاد اور سین دونوں ❷ جائز ہیں۔

اگر دو کلمہ ملا کر لکھے ہوں تو درمیان میں وقف نہ کرنا چاہیے بلکہ دوسرے کلمہ کے آخر پر وقف کرنا چاہیے اس کے سوا رسم خط کے متعلق بہت سے قواعد ہیں لہٰذا کتب ❸ رسم خط سے رسم خط قرآن کا قاری کو جاننا بہت ضروری ہے فقط

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِه مُحَمَّدٍ وَّاٰلِه وَاَصْحَابِه اَجْمَعِيْنَ۔

---

❶ یعنی انا ضمیر واحد متکلم منفصل پس اس سے اَنَا سِیٌّ اور رَجَآءَ نَا وغیرہ نکل جائیں گے۔ عبداللہ تھانوی

❷ بعض قرآن شریف میں لفظ بِمُصَيْطِرٍ پر بھی چھوٹی سین لکھی ہے مگر بطریق شاطبی اس لفظ کو صاد ہی کے ساتھ پڑھنا چاہیے۔ احقر ابن ضیاء

❸ رسم خط کے قواعد معلوم کرنا ہو تو معرفۃ الرسوم دیکھیں اس سے بخوبی تفصیل معلوم ہو جائے گی۔ ابن ضیا عفی عنہ (مطبوعہ قرآءت اکیڈمی (رجسٹرڈ) لاہور)

صفات حروف اور حروف کی اقسام

للهمز جهر و استفال ثبتا	(۱)	فتح و شدة وصمت يافتى
للهاء الاستفال مع فتح كذا	(۲)	همس و رخو ثم اصمات خذا
للعين جهر ثم وسط حصلا	(۳)	فتح ن استفال ثم صمت نقلا
للحاء صمت رخوة همس اتى	(۴)	والانفتاح الاستفال يافتى
للغين الاستعلاء وصمت ن الفتح	(۵)	و رخوة كذاك جهر قد وضح
للخاء الاستعلاء وفتح اعلما	(۶)	رخو وصمت ثم همس افهما
للقاف اصمات وجهر قلقلا	(۷)	و شدة فتح وعلو فاعقلا
للكاف صمت شدة همس اتى	(۸)	والانفتاح الاستفال يافتى
للجيم جهر شدة و قلقله	(۹)	صمت انفتاح واستفال فاضع له
للشين همس مع تفش مستفل	(۱۰)	صمت ورخو ثم فتح قد نقل
للياء الاستفال مع فتح كذا	(۱۱)	جهر و رخو ثم اصمات خذا
للضاد اصمات مع استعلا جهر	(۱۲)	اطالة رخو واطباق شهر
للام الاستفال مع وسط فتح	(۱۳)	جهر والانحراف والذلق وضح
للنون الاستفال مع جهر عرف	(۱۴)	وسط والانفتاح والذلق وصف
للراء ذلق وانحراف كررت	(۱۵)	فتح وجهر واستفال وسطت
للطاء اطباق جهر استعلا ورد	(۱۶)	قلقلة صمت وشدة تعد
للذال اصمات وجهر قلقله	(۱۷)	وشدة فتح وسفل فاعقله
للتاء شدة كذاك همس	(۱۸)	صمت انفتاح واستفال خمس

للصاد الاستعلا وھمس اطبقا	(۱۹)	رخو صفیر ثم صمت حققا
للسین رخو ثم صمت سفلت	(۲۰)	ھمس صفیر ما فتی انفتحت
للزای جھر مع صفیر مستفل	(۲۱)	صمت ورخو ثم فتح قد نقل
للظاء صمت مع اطباق عرف	(۲۲)	علو وجھر ثم رخو قد وصف
للذال الاستفال مع جھر کذا	(۲۳)	فتح ورخو ثم اصمات خذا
للثاء ھمس وانفتاح قد اتی	(۲۴)	رخاوۃ صمت استفال یافتی
للفاء فتح استفال قدرسم	(۲۵)	رخو وذلق ثم ھمس قدرسم
للواوجھر مع اصمات سفل	(۲۶)	فتح ورخو ثم لین قد حصل
للباء فتح شدۃ تسفل	(۲۷)	ذلاقۃ جھر کذا التقلقل
للمیم الاستفال مع جھر کذا	(۲۸)	وسط وفتح ثم اذلاق خذا
واحرف المد لھا اشتراك	(۲۹)	فی خمس اوصاف لھا ادراك
رخاوۃ جھر وفتح قد اتی	(۳۰)	صمات کل واستفال ثبتا
اقوی الحروف الطاء وضاد معجمه	(۳۱)	والظاء ثم القاف وھی الخاتمه
قویھا جیم ودال ثم را	(۳۲)	صاد وزای ثم غین قررا
واوسط ھمز و باتاء الف	(۳۳)	خاء وذال عین کاف ثم قف
واضعف الحروف ثاء حاء	(۳۴)	والنون والمیم وفائھاء
ضعیفھا سین وشین لام	(۳۵)	والواو والیاء ھی الختام

تمت

سراج القرآءت

از

حضرت قاری عبداللہ التھانوی مراد آبادی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

قرآءت اکیڈمی ®
28- الفضل مارکیٹ 17- اردو بازار-لاہور
Ph.: 042 - 7122423
Mob:0300-4785910

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ نعمہ التی لا تحصٰی والشکر لہ علی فضلہ الذی لا یستقصٰی و الصلوۃ والسلام علی نبیہ الاداب۔ والہ واصحابہ المجودین بالکتاب والتابعین لھم وتابعیھم باحسان الی یوم الماٰب۔

امابعد! کہتا ہے مسکین عبداللہ تھانوی کہ استاذی حضرت مولانا القاری ضیاء الدین احمد صاحب الہ آبادی مدظلہم نے اس خادم سے فرمایا کہ رسالہ ضیاء القرآءت میں وجوہ جائزہ نہیں ہیں اور میں عدیم الفرصت ہوں اس لئے تم وجوہ جائزہ بطور ضمیمہ کے لکھ دو فی الواقع ناچیز اس قابل نہ تھا مگر شفقت پدری اور عنایت کریمی کہ اپنے غلام کو یہ خدمت حسن ظن سے عنایت فرما کر مفتخر فرمایا اس لئے اب فرمان والاشان کی تعمیل شروع کرتا ہوں اور اللہ سے مدد چاہتا ہوں۔ وھو حسبی ونعم الوکیل۔

(قاری) عبداللہ تھانویؒ

☆☆☆

﴿باب اول﴾

وجوہ جائزہ کا بیان

قبل اس کے کہ وجوہ جائزہ معلوم کیئے جائیں بطور تمہید کے یہ جان لینا چاہیے کہ کلام اللہ کے تین ارکان ہیں۔

(۱) الفاظ کا موافق نحو کے ہونا (۲) موافق رسم عثمانی کے درمیان (۳) اسناد کا صحیح ہونا اور بعضوں کے نزدیک تواتر روایت شرط ہے۔

قراءات تین قسم کی ہیں۔

(۱) وہ جن کی اسناد بالاتفاق متواتر ہیں یعنی قراءۃ سبعہ مروجہ۔

(۲) وہ جن کی اسناد کے تواتر میں اختلاف ہے یعنی قراءات عشرہ میں سے قرآءت امام ابو جعفرؒ اور امام یعقوبؒ اور امام خلف بزارؒ کی مگر یہ بھی جمہور کے نزدیک متواتر ہی ہیں۔

(۳) وہ جن کی اسناد بالاتفاق شاذ ہیں جیسی قراءۃ ابن محیصنؒ کی اور یحییٰ یزیدیؒ اور حسن بصریؒ اور سلیمان اعمشؒ کی۔

اگر نماز میں سبعہ متواترہ میں سے کوئی روایت پڑھی جائے تو بالاتفاق نماز ہو جائے گی۔ اور اگر ثلثہ متمم عشرہ میں سے کوئی روایت پڑھی جائے تو اس میں تفصیل ہے جن کے نزدیک متواتر ہے ان کے نزدیک ہو جائے گی اور جن کے نزدیک شاذ ہے ان کے نزدیک نہ ہوگی اور اربعہ متمم اربعہ عشرہ میں سے اگر قرآنیت کا اعتقاد کر کے قصداً کوئی روایت پڑھی تو نماز نہ ہوگی۔ انحصار روایت شاذہ کا انہیں اربعہ میں نہیں ہے بلکہ اس سے بھی اور بہت زیادہ ہیں۔

سبعہ مروجہ مشہورہ کے سات امام ہیں امام نافع مدنیؒ۔ امام ابن کثیر مکیؒ۔ امام ابوعمرو بصریؒ۔ امام ابن عامر شامیؒ۔ امام عاصمؒ۔ امام حمزہؒ۔ اور امام کسائی کوفیین رحمتہ اللہ علیہم اجمعین پھر ان ہر ایک کے دو دو راوی مشہور ہیں اور ان رواۃ کے بھی بہت بہت شاگرد ہیں جن کو اصطلاح قراء میں طریق کہتے ہیں۔

جو اختلاف قراء کی طرف منسوب ہو اس کو قرآءت اور جو رواۃ کی طرف منسوب ہو اس کو روایت اور جو طرق کی طرف منسوب ہو اس کو طریق کہتے ہیں مثلاً اثبات بسملہ کا قرآءت ہے مکی کی اور روایت ہے قالون کی نافع سے اور طریق ہے اصبہانی کا ورش سے۔

جو اختلاف قراء اور رواۃ اور طرق سے ثابت ہو اس کو خلاف واجب کہتے ہیں اور جو بہ سبیل تخییر و اباحت ثابت ہو اس کو خلاف جائز کہتے ہیں مثلاً وجوہ وقف بالسکون و بالاشمام و بالروم اور مدود ثلاثہ یعنی طول۔ توسط۔ قصر وقفی کے جونسی کے ایک وجہ وجوہ جائزہ میں سے ادا کر لے وہی کافی ہو جائے گی بخلاف وجوہ واجبہ کے کہ مثلاً کسی لفظ میں کسی کے لئے تین وجہیں ہوں تو جمع الجمع میں ہر ایک کا پڑھنا ضروری ہے اگر ایک وجہ بھی چھوٹ جائے تو جمع الجمع نہ ہوگا۔

وجوہ جائز کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) وقف سے متعلق (۲) مد سے متعلق۔ جو وقف سے متعلق ہیں وہ موقوف علی الوقف ہیں اسلئے مناسب ہے کہ پہلے وقف کی حقیقت تفصیلی معلوم کر لی جائے۔

﴿وقف﴾ وقف کی تعریف یہ ہے کہ درمیان قرآءت میں کلمہ کے آخر حرف پر کیفیت وقف کے موافق آواز بند کر کے سانس کو توڑ دیا جائے۔ وقف کی تین کیفیتیں ہیں اسکان، اشمام، روم۔ لیکن اصل اسکان ہے کیونکہ وقف استراحت کے لئے ہوتا ہے اور سکون اخف ہے کل حرکات سے اور ابلغ ہے حصول استراحت میں لہٰذا بمقابلہ روم و اشمام کے اصل ہوا روم اور اشمام میں گو کہ پوری حرکت نہیں ہے لیکن حرکت کی بو سے خالی بھی نہیں پس اشارہ حرکت میں بمقابلہ سکون کے ضرور ثقل ہوگا۔

﴿اسکان﴾ تعریف اسکان کی یہ ہے کہ حرکت کو حرف سے اس طرح سلب کیا جائے کہ حرکت کی بو بھی باقی نہ رہے بلکہ سکون محض ہو موقوف علیہ مفتوح ہو یا مضموم یا مکسور سب میں بالا سکان جائز ہے۔

﴿روم﴾ روم کی تعریف یہ ہے کہ حرف موقوف علیہ کی حرکت کی آواز کو اس قدر کمزور ادا کیا جائے کہ قریب والا سن سکے۔

روم اک ہلکی سی ہوتی ہے صدا   جس کو سن سکتا ہے یعنی پاس کا

روم صرف موقوف علیہ مضموم یا مکسور میں جائز ہے مفتوح میں مروی نہیں۔

﴿اشمام﴾ اشمام کی تعریف یہ ہے کہ موقوف علیہ کو ساکن کرتے ہوئے لبوں کو غنچہ کی طرح بنا کر ضمہ کی طرف اشارہ کر دینا۔

اب سمجھ اشمام تحریک دو لب قصد گویا ضم کا ہے اے با ادب

اگر سامع بینا ہو تو اس کو معلوم کر سکتا ہے ورنہ نہیں اور یہ صرف موقوف علیہ مضموم ہی میں جائز ہے مفتوح مکسور میں مروی نہیں۔

﴿روم واشمام کا فائدہ﴾ علامہ سیوطیؒ نے لکھا ہے کہ روم واشمام سے فائدہ یہ ہے کہ حرف موقوف علیہ کے لئے جو حالت وصل میں حرکت ثابت کی گئی تھی اس کو سامع روم میں اور ناظر اشمام میں معلوم کر لے اس سے معلوم ہوا کہ قرآءت قرآن اگر خلوت میں ہو تب روم واشمام کی ضرورت نہیں۔

حاصل یہ کہ موقوف علیہ مضموم میں اسکان، اشمام روم۔ تینوں جائز ہیں اور کسرہ میں صرف روم و اسکان جائز ہے اشمام جائز نہیں کیونکہ اشمام چاہتا ہے شفتین کے ارتفاع کو اور کسرہ چاہتا ہے انخفاض کو اور انخفاض کے ساتھ ارتفاع جمع نہیں ہو سکتا اور فتحہ میں صرف اسکان ہی جائز ہے روم تو اس وجہ سے جائز نہیں کہ یہ اخف الحرکات ہے، اس کو جس وقت بھی ادا کیا جائے اپنی خفت اور سرعت فی النطق کی وجہ سے کامل ہی ادا ہوگا اور اشمام اس وجہ سے جائز نہیں کہ اشمام میں انضمام شفتین ہوتا ہے اور انضمام سے ضمہ ہی کی طرف اشارہ ہوگا۔ فتح کی طرف اشارہ نہیں ہو سکتا۔

جو تاء تانیث وقف میں ہاء ہو جائے یا جو حرف کہ وصل ہی میں ساکن ہو اور اسی میں میم ضمیر جمع بھی داخل ہو یا متحرک بحرکت عارضیہ یا نقلیہ ہو ان سب میں صرف اسکان ہی جائز ہے روم واشمام جائز نہیں اور جس ہاء ضمیر سے پہلے واو یا ضمہ یا کسرہ ہو تو اصح مذہب پر اس ہاء میں بھی صرف اسکان ہی ہوگا روم واشمام جائز نہیں بوجہ ثقل کے۔

﴿تنبیہ﴾ جس وقت کہ حرف منون یا موصولہ پر وقف بالروم یا بالاشمام کیا جائے تو تنوین اور صلہ کو حذف کر دیں گے۔ یہ حقیقت اور کیفیت تھی وقف کی اب ان وجوہ کو سمجھنا چاہیے جو اس سے

پیدا ہوتی ہیں۔

پس موقوف علیہ اگر مفتوح ہے اور ماقبل اس سے حرف مدہ ہے جیسے اَلْعٰلَمِیْنَ تمام قراء کے نزدیک اس حرف مدہ میں تین وجہیں جائز ہیں اول طول پھر توسط پھر قصر۔

اور اگر مکسور ہے جیسے عَلٰی نُوْرٍ تو حرف مدہ میں عقلی چھ وجہیں نکلتی ہیں تین بالاسکان کی اور تین بالروم کی مگر روم میں توسط طول جائز نہیں۔ کیونکہ سبب مد فرعی کا سکون تھا اور وہ بوجہ روم کے جاتا رہا بس صرف چار وجہیں جائز رہیں روم کا قصر اور اسکان کی تینوں وجہیں۔

اور اگر مضموم ہے جیسے نَسْتَعِیْنُ تو وہاں وجہ عقلی نو نکلتی ہیں تین اسکان میں تین اشمام میں تین روم میں مگر چونکہ روم میں توسط طول جائز نہیں اس لئے سات وجہیں باقی رہیں۔

﴿تنبیہ﴾ بعینہ یہی تفصیل مد لین عارض میں ہے اتنا فرق ہے کہ اس میں اول قصر ہوتا ہے پھر توسط پھر طول۔ بخلاف مد عارض کے یہ وجوہ تو اس وقت ہیں کہ ایک مد عارض کو تنہا پڑھیں اور اگر چند مدود عارضہ ایک ساتھ جمع کیے جائیں تو اس وقت ایک کو دوسرے کے ساتھ ملانے سے ضربی وجوہ بہت نکلتی ہیں۔ سینکڑوں ہزاروں لاکھوں تک نوبت پہنچتی ہے ان میں صحیح اور غلط کی شناخت کے چند معیار ہیں۔

﴿اول﴾ یہ کہ اگر وجہ ضعیف کو قوی پر ترجیح لازم نہ آئے تو صحیح ہے ورنہ نہیں جیسے لین عارض مد عارض سے اور منفصل متصل سے ضعیف ہے تو لین عارض کی کوئی وجہ اگر مد عارض سے یا منفصل کی مقدار متصل سے نہ بڑھے تو صحیح ہے ورنہ نہیں۔

﴿دوم﴾ یہ کہ اگر چند مد ایک قسم کے جمع ہوں تو ان میں اگر تساوی رہے تو صحیح ہے ورنہ نہیں مثلاً اگر ایک میں توسط کر کے دوسرے میں بھی توسط کیا ہے تو وجہ صحیح ہے اور اگر دوسرے میں طول یا قصر کیا ہے تو غیر صحیح۔

﴿سوم﴾ یہ کہ ان مدود کی مقادیر میں خلط بالاقوال نہ کرے تو صحیح ہے ورنہ نہیں مثلاً مد عارض و لین عارض میں ایک قول پر طول کی مقدار تین الف اور توسط کی مقدار دو الف ہے۔ اور دوسرے قول پر طول کی مقدار پانچ الف اور توسط کی تین الف ہے اور قصر کی مقدار دونوں قولوں پر

ایک ہی الف ہے۔

اور مد متصل و منفصل کے توسط میں بھی کئی اقوال ہیں دو الف۔ ڈھائی الف۔ چار الف پس اگر قاری ان مقداروں میں خلط نہ کرے تو وجہ صحیح ہے ورنہ نہیں یعنی ایک میں تین الف کی مقدار اختیار کر کے دوسرے میں بھی وہی اختیار کی تو وجہ جائز ہے اور اگر ایک میں تین کی مقدار اختیار کر کے دوسرے میں پانچ یا ایک میں ڈھائی کی اختیار کر کے دوسرے میں چار یا دو کی اختیار کی تو یہ سب وجہیں ناجائز ہیں۔

﴿تنبیہ﴾ ناجائز اور غیر صحیح سے غلط اور ممنوع مراد نہیں ہے بلکہ خلاف اولیٰ مراد ہے۔

﴿استعاذہ اور بسملہ اور اَلْعٰلَمِیْنَ کی وجوہ﴾

اب تفصیل ان وجوہ کی جو چند آیات اور مدود کو ایک ساتھ جمع کرنے سے پیدا ہوں یہ ہے کہ مثلاً اَعُوْذُ اور بسملہ اور اَلْعَالَمِیْنَ کے فصل کل کی حالت میں ضربی عقلی وجہیں اڑتالیس نکلتی ہیں اس طرح پر کہ الرَّجِیْمِ مکسور میں کل چار وجہیں ہیں تین اسکان کی ایک روم کی اور یہی چار وجہیں اَلرَّحِیْمِ میں بھی ہیں اور اَلْعٰلَمِیْنَ میں صرف تین وجہیں اسکان کی ہیں۔ پس الرَّجِیْم کے چار کو اَلرَّحِیْمِ کے چار میں ضرب دینے سے چار چوک سولہ وجہیں نکلتی ہیں اور ان سولہ کو اَلْعَالَمِیْنَ کی تین میں ضرب دینے سے سولہ تیاں اڑتالیس وجہیں ہوئیں۔ ان میں سے چار وجہیں بالاتفاق صحیح ہیں یعنی الرَّجِیْمْ۔ اَلرَّحِیْمْ۔ اَلْعَالَمِیْنْ سب میں طول توسط قصر مع الاسکان اور الرَّجِیْمْ اور اَلرَّحِیْمْ میں قصر مع الروم العالمین میں قصر مع الاسکان ہو اور الرَّجِیْمْ اور اَلرَّحِیْمْ کے قصر مع الروم کے ساتھ اَلْعَالَمِیْنْ کا توسط اور طول یہ دو وجہیں مختلف ❶ فیہ ہیں باقی سب وجہیں بالاتفاق غیر صحیح ہیں۔

---

❶ ان دو وجہوں کے جواز کی صورت میں عدم مساوات کا یہ جواز ہے کہ الرَّجِیْمْ اَلرَّحِیْمْ میں بوجہ عارض کے یعنی روم کے توسط طول نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا اس عارض کا اعتبار نہ کر کے اَلْعَالَمِیْنْ میں توسط وطول کریں گے۔ عبداللہ تھانویؒ

جملہ وجوہ کی وضاحت کے لئے نقشہ ہذا لکھا جاتا ہے

شمار	اَلرَّجِیْمِ	اَلرَّحِیْمِ	اَلْعٰلَمِیْنَ
(۱)	① قصر بالاسکان	① (قصر بالاسکان)	① (قصر) توسط طول بالاسکان
(۲)	=	توسط بالاسکان	قصر توسط طول بالاسکان
(۳)	=	طول بالاسکان	قصر توسط طول بالاسکان
(۴)	=	قصر بالروم	قصر توسط طول بالاسکان
(۵)	② توسط بالاسکان	قصر بالاسکان	قصر توسط طول بالاسکان
(۶)	=	② توسط بالاسکان	② قصر (توسط) طول بالاسکان
(۷)	=	طول بالاسکان	قصر توسط طول بالاسکان
(۸)	=	قصر بالروم	قصر توسط طول بالاسکان
(۹)	③ طول بالاسکان	قصر بالاسکان	قصر توسط طول بالاسکان
(۱۰)	=	توسط بالاسکان	قصر توسط طول بالاسکان
(۱۱)	=	③ طول بالاسکان	③ قصر توسط (طول) بالاسکان
(۱۲)	=	قصر بالروم	قصر توسط طول بالاسکان
(۱۳)	④ قصر بالروم	④ قصر بالاسکان	قصر توسط طول بالاسکان
(۱۴)	=	توسط بالاسکان	قصر توسط طول بالاسکان
(۱۵)	=	طول بالاسکان	قصر توسط طول بالاسکان
(۱۶)	=	(قصر بالروم)	④ (قصر) توسط اور طول بالاسکان مختلف فیہ

یہ چار وجہیں نمبر والی بالاتفاق صحیح ہیں اور اَلرَّجِیْمِ اور اَلرَّحِیْمِ کے قصر بالروم کے ساتھ اَلْعٰلَمِیْنَ کا توسط طول مختلف فیہ باقی سب وجوہ بالاتفاق ناجائز ہیں۔

﴿اَلرَّحِیْمِ اور اَلْعٰلَمِیْنَ کی وجوہ﴾

اور وصل اول فصل ثانی کی صورت میں یعنی جب اعوذ کو بسملہ سے ملائیں اور بسملہ پر وقف کریں تو ضربی وجہیں بارہ نکلتی ہیں اس طرح پر کہ اَلرَّحِیْمِ کے چار کو اَلْعٰلَمِیْنَ کے تین میں ضرب دینے سے چارتیاں بارہ ہوتی ہیں۔ چار وہی بالاتفاق جائز ہیں یعنی اَلرَّحِیْمِ اَلْعٰلَمِیْنَ میں طول توسط قصر بالاسکان ہو اور دو وجہیں یعنی اَلرَّحِیْمِ کے قصر بالروم کے ساتھ اَلْعٰلَمِیْنَ میں توسط طول ہو مختلف فیہ ہے۔ باقی چھ ناجائز ہیں۔ جیسا کہ نقشہ ذیل سے ظاہر ہے۔

اَلرَّحِیْمِ	اَلْعٰلَمِیْنَ
① (قصر بالاسکان)	① (قصر) توسط طول بالاسکان
② (توسط بالاسکان)	② قصر (توسط) طول
③ (طول بالاسکان)	③ قصر توسط (طول)
④ (قصر بالروم)	④ (قصر) توسط اور طول بالاسکان مختلف فیہ

اور فصل اول وصل ثانی کی صورت میں بعینہٖ یہی بارہ وجوہ مذکورہ اسی تفصیل کے ساتھ ہیں جو کہ اس نقشہ نمبر ۲ میں مذکور ہیں اس لئے علیحدہ اس کے واسطے نقشہ نہیں بنایا گیا اور وصل کل کی حالت میں اَلرَّجِیْمِ اور اَلرَّحِیْمِ میں کچھ نہ ہوگا۔ صرف اَلْعٰلَمِیْنَ میں قصر توسط طول ہوگا۔

﴿لَا رَیْبَ اور لِلْمُتَّقِیْنَ کی وجوہ﴾

اور اگر مد عارض اور لین عارض جمع ہوں مثلاً لَا رَیْبَ اور لِلْمُتَّقِیْنَ کے تو ضربی وجہیں نو نکلتی ہیں ان میں سے جن وجہوں میں لین عارض کی مقدار مد عارض سے بڑھ جائے وہ ناجائز ہوں گی یعنی لین کا قصر عارض کی تینوں اور لین کا توسط عارض کا توسط و طول اور لین کا طول عارض کا بھی طول یہ وجہیں جائز ہیں۔ باقی لین کا توسط عارض کا قصر اور لین کا طول عارض کا قصر توسط

ناجائز ہے کیونکہ ان وجوہ میں ضعیف کو قوی پر ترجیح لازم آتی ہے جیسا کہ نقشہ ذیل سے ظاہر ہے۔

لَا رَيْبَ	لِلْمُتَّقِيْنَ
(قصر بالاسکان)	① (قصر) ② (توسط) ③ (طول)
(توسط بالاسکان)	قصر ④ (توسط) ⑤ طول
(طول بالاسکان)	قصر توسط ⑥ (طول)

اور اگر عارض مقدم ہو لین پر مثل مِنْ جُوْعٍ - وَّمِنْ خَوْفٍ کے تو اس میں بھی ترجیح والی وجوہ ناجائز ہیں باقی جائز ہیں یعنی عارض کا طول لین کے تینوں عارض کا توسط لین کا توسط قصر عارض کا قصر لین کا بھی قصر اور دونوں کا قصر بالروم یہ وجوہ جائز ہیں باقی ناجائز یہ وجوہات تو اس وقت ہیں کہ انہیں الفاظ پر وقف کر کے وجہیں نکالی جائیں اگر ان کے ساتھ اور بھی آیات ملائی جائیں تو باعتبار موقوف علیہ کی حرکات کے بہت بہت سی وجہیں نکلیں گی۔ مثلاً اَلْعٰلَمِيْنَ کے بعد الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پر وقف کریں تو اس اَلرَّحِيْمِ کے چار میں ان اڑتالیس وجوہ کو ضرب دینے سے ایک سو بانوے وجہیں ہو جائیں گی یا کہیں وصل اور کہیں وقف کریں تو وجوہ کم و بیش ہوتی رہیں گی صحیح غیر صحیح کا قاعدہ معلوم ہو چکا۔

جو وجوہ کہ صرف مد ہی کے متعلق ہیں ان کا بیان یہ ہے کہ اگر دو مد متصل ایک جگہ جمع ہوں مثلاً أُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ تو اس میں اول کے دو الف۔ ڈھائی الف۔ چار الف کو ثانی کی تینوں میں ضرب دینے سے نو وجہیں نکلتی ہیں۔

مساوات کی تین جائز ہیں باقی چھ ناجائز بوجہ خلط بالاقوال کے۔ جو مقدار ایک جگہ اختیار کی جائے وہی دوسری جگہ بھی اختیار کرنا چاہیے۔

اور اگر دو منفصل ایک جگہ جمع ہوں مثلاً وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ تو

ان میں بھی وہی نو وجہیں ہیں۔ تین جائز ہیں باقی چھ بوجہ خلط کے ناجائز۔

اگر چند متصل یا چند منفصل یا متصل و منفصل دونوں ایک جگہ جمع ہوں تو انہیں قواعد سے ضربی وجہیں صحیح وغیر صحیح نکالنی چاہئیں مثلاً بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ میں ضربی وجہیں ستائیس نکلتی ہیں۔ تین مساوات کی جائز ہیں اور متصل میں چار الف منفصل میں دو الف ڈھائی الف اور متصل میں ڈھائی الف منفصل میں دو الف۔ یہ تین وجہیں بھی جائز ہیں باقی سب ناجائز۔

﴿نوٹ﴾ وجوہ جائزہ کی تفصیل کے لیے ہماری مطبوعہ کتب ''المرشد فی مسائل التجوید والوقف'' اور ''شرح فوائد مکیہ'' ملاحظہ کریں۔ (قاری نجم الصبیح التھانوی عفی عنہ)

☆☆☆

﴿باب دوم﴾

فصل اول:

مختلف قواعد کا بیان

جب کسی کلمہ پر وقف کرے تو اخیر حرف پر کرے وسط میں نہیں۔ ایسے ہی کلمہ کے وسط سے ابتدا نہ کرے اور یہی حکم ہے ان دو کلموں کا جو رسم خط میں موصول لکھے ہوں یعنی پہلے کلمہ کے اخیر پر وقف نہ کرے اور نہ وہاں سے ابتدا بلکہ ثانی کلمہ کے آخر حرف پر وقف کرنا چاہیے اور آئندہ الفاظ سے ابتدا جیسے اَلْاَرْضِ وَجَعَلْنَا هُمْ وغیرہ۔

جب حرف مد کلمہ کے اخیر میں ہو اور دوسرے کلمے کے شروع میں حرف ساکن ہو حرف مد کو حذف کر دیں گے جیسے مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ ہمزہ وصل درمیان کلام میں جس وقت واقع ہو تو گر جاتا ہے اور اسی کلمہ سے اگر ابتدا کی جائے تو پڑھا جاتا ہے۔

﴿قاعدہ﴾ اس کا قاعدہ یہ ہے کہ فعل کا اگر تیسرا حرف مضموم ہو تو ہمزہ مضموم ہوگا ورنہ مکسور خواہ فعل ماضی ہو یا امر اور ثلاثی مزید وملحق بہ ثلاثی مزید کے مصادر اور وہ الفاظ جو آئندہ ذکر کئے جائیں گے ان کا ہمزہ مکسور ہوتا ہے اور الف لام تعریف کا ہمزہ مفتوح ہوتا ہے۔

پس اس سے معلوم ہو گیا کہ ثلاثی مزید اور ملحق بثلاثی کے مصادر اور ماضی اور امر سب کا ہمزہ وصلی ہوتا ہے سوائے باب افعال کے کہ اس کا ہمزہ قطعی ہوتا ہے ایسے ہی ثلاثی مجرد کے امر کا اور لفظ اِسْمٌ – اِبْنٌ – اِبْنَتٌ – اِمْرَاَةٌ – اِثْنَيْنِ – اِثْنَتَيْنِ کا اور لام تعریف ان سب کا ہمزہ وصلی ہوتا ہے۔

جب ابتدا میں ہمزہ وصل کے بعد کوئی ہمزہ ساکن ہو تو اس کو موافق حرکت ماقبل کے حرف مد سے بدل دیں گے جیسے اُوْتُمِنَ

جن مواقع میں علامات وقف ہیں اگر ان پر وقف نہ کیا جائے تو جو قاعدہ قواعد تجوید سے وہاں

پایا جائے اسی کے موافق وصل کرے مثلاً میم ساکن ضمیر جمع کے بعد کوئی ساکن حرف ہو تو اس کو ضمہ دے کر پڑھیں

اور مِــــــنْ جارہ بعد ساکن ہو تو فتح دے کر اور کسی اور ساکن کے بعد کوئی ساکن حرف ہو تو اَلسَّاكِنُ اِذَا حُرِّكَ حُرِّكَ بِالْكَسْرِ کے قاعدہ سے کسرہ دے کر اور تنوین کے بعد ساکن ہو تو نون قطنی لاکر پڑھیں گے ایسے ہی نون وتنوین کے بعد کوئی حرف يَرْمَلُوْنَ کا ہو تو ادغام کریں گے وغیرہ وغیرہ۔

فصل دوم ❶

ان کلمات کے بیان میں جو قرآن میں اور طرح لکھے ہیں اور پڑھنے میں اور طرح ہیں:

نمبر شمار	لکھنے کی صورت	پڑھنے کی صورت	نمبر پارہ بمعہ رکوع
۱	اَنَا	اَنَ	جس جگہ ہو
۲	يَبْصُطُ	يَبْسُطُ	سیقول (۲) ۱۲ ع
۳	بَصْطَةً	بَسْطَةً	ولوانّنا (۸) ۱۲ ع
۴	اَفَائِنْ	اَفَئِنْ	لن تنالوا (۴) ۶ ع
۵	لَا اِلَى اللّٰهِ	لَاِ لَى اللّٰهِ	لن تنالوا (۴) ۸ ع
۶	تَبُوْءَا	تَبُوْءَ	لا یحب اللہ (۶) ۹ ع
۷	مَلَائِهٖ	مَلَئِهٖ	جس جگہ ہو
۸	لَا اَوْضَعُوْا	لَا وْضَعُوْا	واعلموا (۱۰) ۱۳ ع
۹	ثَمُوْدَا	ثَمُوْدَ	وما من دابة (۱۲) ۶ ع
			قال فما خطبکم (۲۷) ۶ ع

❶ تنبیہ اس نقشہ میں بعض الفاظ ایسے بھی ہیں جن کا الف وصل میں تو نہیں پڑھا جاتا مگر وقف میں پڑھا جاتا ہے جیسا کہ ضیاء القرآءت کے آخر میں ایسے الفاظ بیان ہو چکے ہیں۔ عبداللہ تھانوی

١٠	لِتَتْلُوْا	لِتَتْلُوَ	وما ابری نفسی (١٣) ١٤ ع
١١	لَنْ نَدْعُوَا	لَنْ نَدْعُوَ	سبحن الذی (١٥) ١٦ ع
١٢	لِشَایْءٍ	لِشَیْءٍ	سبحن الذی (١٥) ١٦ ع
١٣	لٰکِنَّا	لٰکِنَّ	سبحن الذی (١٥) ١٧ ع
١٤	لَا اَذْبَحَنَّهٗ	لَاَذْبَحَنَّهٗ	وقال الذی (١٩) ١٧ ع
١٥	لَا اِلَی الْجَحِیْمِ	لَاِلَی الْجَحِیْمِ	ومالی (٢٣) ٧ ع
١٦	لِیَبْلُوَا	لِیَبْلُوَ	حم (٢٦) ٥ ع
١٧	نَبْلُوَا	نَبْلُو	حم (٢٦) ٥ ع
١٨	لَا اَنْتُمْ	لَاَنْتُمْ	قد سمع الله (٢٨) ٥ ع
١٩	سَلَاسِلَا	سَلَاسِلَ	تبارك الذی (٢٩) ١٩ ع
٢٠	قَوَارِیْرَا	قَوَارِیْرَ	تبارك الذی (٢٩) ١٩ ع
٢١	اَلظُّنُوْنَا	اَلظُّنُوْنَ	اتل ما اوحی (٢١) ١٨ ع
٢٢	اَلرَّسُوْلَا	اَلرَّسُوْلَ	ومن یقنت (٢٢) ٥ ع
٢٣	اَلسَّبِیْلَا	اَلسَّبِیْلَ	

فصل سوم

روایت حفصؒ میں شاطبی کا جزری سے اختلاف

(۱) مدمتصل میں توسط کے علاوہ طول اور منفصل میں توسط کے علاوہ قصر بھی ثابت ہے۔

(۲) جو قصر کے راوی ہیں ان کی روایت سے حفصؒ کے لئے لَا اِلٰهَ اِلَّا میں مد تعظیمی مان کر توسط بھی کر سکتے ہیں۔

(۳) حرف ساکن کے بعد اگر ہمزہ واقع ہو عام ہے کہ دوسرے کلمہ میں ہو یا اسی ایک کلمہ میں اور دوسرے کلمہ میں بھی عام ہے کہ ساکن حروف سے موصول ہو یا مقطوع اور وہ حرف ساکن خواہ لین ہو یا صحیح مگر مدہ نہ ہو ان سب صورتوں میں اس ساکن حرف پر ترک سکتہ اور سکتہ دونوں کر سکتے ہیں جیسے اَلْقُرْاٰن – مَسْئُوْلًا – قَدْ اَفْلَحَ – مَنْ اٰمَنَ – اَلْاَرْضُ – اَلْاِنْسَانَ – خَلَوْا اِلٰی – نَبَاَ – ابْنَیْ اٰدَمَ – شَیْءٌ – سَوْاٰتِ وغیرہم

(۴) چار جگہ جو سکتہ ہے یعنی بَلْ رَانَ – مَنْ رَاقٍ – عِوَجًا – مَرْقَدِنَا پر ان میں ترک سکتہ بھی ثابت ہے۔

(۵) نون وتنوین کا لام اور راء میں ادغام بلا غنہ اور با غنہ دونوں ثابت ہیں۔

(۶) یَلْهَثْ ذٰلِكَ اور ارْكَبْ مَّعَنَا میں ادغام کے علاوہ اظہار بھی ثابت ہے۔

(۷) یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ اور نٓ وَالْقَلَمِ میں اظہار کے علاوہ ادغام بھی ثابت ہے۔

(۸) یَبْصُطُ سورۂ بقرہ میں اور بَصْطَةً سورۂ اعراف میں سین کے علاوہ صاد بھی ثابت ہے ایسے ہی بِمُصَيْطِرٍ سورۂ غاشیہ میں صاد کے علاوہ سین بھی ثابت ہے اور اَلْمُصَيْطِرُوْنَ سورہ طور میں دونوں طریق سے صاد اور سین دونوں ثابت ہیں۔

تمت

کتبہ الاحقر (قاری) عبداللہ التھانوی

المدرس فی المدرسہ الرحمانیہ

الواقعہ فی بلدۃ مراد آباد

میں نے اول سے آخر تک اس ضمیمہ کو دیکھا صحیح اور نہایت ہی مفید پایا۔

(امام) القراء فی الہند الشیخ القاری المقری

عبدالرحمٰن عفی عنہ الہ آبادیؒ

تحفة المبتدی

از

استاذ القراء حضرت مولانا قاری
ابن ضیاء محب الدین احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

قراءت اکیڈمی ®
28- الفضل مارکیٹ 17- اردو بازار- لاہور
Ph.: 042 - 7122423
Mob:0300-4785910

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

امابعد! احقر ابن ضیاء محبّ الدین احمد عفی عنہ ساکن قصبہ نار اضلع الہ آباد کہتا ہے کہ حضرت والد صاحب قبلہ نے جو کچھ اپنے رسالہ ضیاء القرآءت میں تحریر فرمایا ہے بعض احباب کے اصرار کی وجہ سے اس کا انتخاب مبتدی کے ضبط کے لیے مختصر بیان کر کے میں نے اس کا نام "**تحفة المبتدی**" رکھا اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرمائے۔ آمین وبہ نستعین

(قاری) ابن ضیاء محبّ الدین احمدؒ

﴿پہلا سبق﴾

اعوذ باللہ اور بسم اللہ کا بیان

ابتدائے قرآءت میں استعاذہ اور ابتدائے سورت میں بسملہ ضروری ہے۔ قرآءت کا شروع اگر شروع سورت غیر سورۂ توبہ سے ہو تو اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ اور بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کو وصل اور فصل کے اعتبار سے قاری جس طرح چاہے پڑھے اور سورۂ توبہ کے شروع میں بِسْمِ اللّٰهِ نہ پڑھے اور شروع سورت کی بِسْمِ اللّٰهِ جب آخر سورت سے ملائی جائے تو شروع سورت سے بھی ملا کر پڑھی جائے اس صورت میں سورۂ توبہ سے پہلے سکتہ ❶ بھی جائز ہے ❷ اور درمیان سورت کے شروع قراءت میں صرف استعاذہ ضروری ہے مگر اسم اللہ سے فصل کرنا چاہیے اور اگر بِسْمِ اللّٰهِ بھی پڑھے تو درمیان سورت سے فصل نہ کرے۔

﴿دوسرا سبق﴾

ترتیل کی تعریف اور اس کے اجزا کا بیان

ترتیل کی تعریف تجوید الحروف و معرفۃ الوقوف ہے اس کے دو جزو ہیں:

(۱) ﴿تجوید:﴾ یعنی حرف کو اپنے مخرج اور صفات سے ادا کرنا۔

حرف یعنی وہ آواز جو کسی مخرج محقق یا مقدر پر اعتماد کرے۔

مخرج محقق جزو معین اجزائے حلق۔ لسان۔ شفت اور مخرج مقدر جوف اور خیشوم ہیں۔

---

❶ سکتہ یعنی صرف آواز بند کر کے تھوڑا ٹھہرنا علاوہ سکتہ کے وصل اور وقف کا پایا جانا ظاہر ہے۔ منہ

❷ سورۂ توبہ اور انفال کے مابین تین وجوہ جائز ہیں (۱) وصل (۲) فصل (۳) سکتہ۔ اور بسملہ جائز نہیں ہے۔ (نجم الصبیح التھانوی عفی عنہ)

پھر حرف کی دو قسمیں ہیں:

(۱) اصلی اور (۲) فرعی۔

﴿حروف اصلی﴾

حروف اصلی الف سے یاء تک انتیس حروف مشہور ہیں۔

﴿حروف فرعی﴾

حروف فرعی ❶ ہمزہ مسہلہ۔ الف ممالہ۔ صاد و یاء مشممہ۔ حروف غنہ۔ الف و لام مفخمہ ہیں۔

﴿صفت﴾ صفت یعنی حرف کی وہ حالت سختی و نرمی وغیرہ جس سے صحت حرف اور ایک مخرج کے حرفوں میں امتیاز حاصل ہو اس کی دو قسمیں ہیں:

(۱) صفات لازمہ (۲) صفات عارضہ۔

صفات لازمہ کی دو اقسام ہیں:

(اول) متضادہ۔ (دوم) غیر متضادہ

اور صفت عارضہ کی بھی دو اقسام ہیں:

(اول) جو کسی حرف کے ملنے سے پیدا ہو۔

(دوم) جو کسی صفت لازمہ کے سبب سے پیدا ہو۔

(۲) ﴿معرفت وقوف:﴾ اس میں دو چیزوں کا جاننا ضروری ہے۔

(اول) کیفیت وقف یہ تین قسم پر ہے:

(۱) اسکان (۲) اشمام (۳) روم

(دوم) محل وقف چونکہ اس کا علم معنی کے جاننے پر موقوف ہے اس وجہ سے اس رسالہ ❷

❶ امام حفصؒ کے نزدیک صاد و یاء مشممہ کا حروف فرعیہ میں شمار نہیں۔ منہؒ ❷ مفصل بیان کتاب جامع الوقف مع معرفۃ الوقوف سے معلوم ہوسکتا ہے۔ منہؒ (مطبوعہ قرآءت اکیڈمی لاہور)

میں صرف ان کی رموز بیان کی جائیں گی۔

﴿فائدہ﴾ اگر بوجہ ختم سانس اضطراراً وقف کیا جائے تو ایسے وقف کو اضطراری کہتے ہیں ورنہ وقف اختیاری کہتے ہیں۔

﴿تیسرا سبق﴾

وقف کا بیان

وقف کے معنی ہیں آخر کلمہ غیر موصول پر سانس اور آواز کو توڑ کر ٹھہرنا اور سانس لینا۔

اگر وقف بالاسکان کیا جائے تو حرف موقوف علیہ کو ساکن پڑھے لیکن اگر آخر کلمہ پر دو زبر ہوں تو الف سے اور اگر آخر کلمہ میں گول تاء ہو تو ہائے ساکنہ سے بدلا جائے کیونکہ وقف تابع رسم خط کے ہے۔

اور اگر وقف بالاشمام کیا جائے تو موقوف علیہ ساکن کے ضمہ کا ہونٹوں سے اشارہ کرے یہ وقف صرف موقوف علیہ مضموم میں ہوتا ہے۔

اور اگر وقف بالروم کرے تو موقوف علیہ کی کچھ حرکت پڑھے یہ وقف موقوف علیہ مفتوح میں نہ کرنا چاہیے۔

روم اور اشمام حرکت عارضی اور میم جمع اور تاء مدورہ میں نہیں ہوتا وقف اختیاری میں آیات اور علامات کی اتباع کرے علامت وقف میم۔ طاء۔ جیم قوی اور باقی ❶ ضعیف ہیں اور وقف اضطراری ہر کلمہ کے آخر پر ہوسکتا ہے۔

﴿تنبیہ﴾ وسط کلمہ پر وقف نہ کرنا چاہیے نہ وسط کلمہ سے ابتداء اور اعادہ کرنا چاہیے اور دو کلمہ موصولہ حکم میں ایک کلمہ ❷ کے ہے اگر غیر ... ست وقف پر وقف کیا جائے تو ناواقف کو

❶ مثل زاء صاد وغیرہ کے جو اکثر کلام پاک میں ... ز بنے ہیں۔

❷ مثل بِئْسَ وغیرہ کے بعض جگہ ایک ہی میں لکھا ہے ایسی صورت میں بِئْسَ پر وقف نہ کرنا چاہیے بلکہ لفظ مَا کو بھی ملالیں اسی طرح دوسرا کلمہ موصولہ سے ابتدا اور اعادہ جائز نہیں دیکھو معرفۃ الرسوم۔ منہ (مطبوعہ قرآءت اکیڈمی لاہور)

16858

اعادہ یعنی موقوف علیہ کے ماقبل سے لوٹانا چاہیے۔

سوالات

(۱) شروع قرآءت اور شروع سورت کے حکم میں کیا فرق ہے؟

(۲) شروع قرآءت درمیان سورت کا کیا حکم ہے؟

(۳) شروع قرآءت شروع سورت میں وصل اور فصل کے اعتبار سے وجوہ عقلیہ جائز کس قدر ہیں؟

(۴) شروع قرآءت درمیان سورت میں بسملہ پڑھنے کے صورت میں جو وجہ ناجائز ہو وہ بیان کرو؟

(۵) شروع سورت درمیان قرآءت کا حکم بیان کرو؟

(۶) شروع سورت درمیان قرآءت میں کونسی وجہ ناجائز ہے؟

(۷) درمیان قرآءت میں سورۂ توبہ شروع کرنے کے طریقے بیان کرو؟

(۸) ترتیل اور تجوید میں کیا فرق ہے؟

(۹) حرف کی تعریف اور تقسیم بیان کرو؟

(۱۰) حفص رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کتنے حرف فرعی ہیں؟

(۱۱) وقف میں کن باتوں کا جاننا ضروری ہے؟

(۱۲) جب تاء مدورہ پر دو زبر ہوتے ہیں تو تنوین بحالت وقف الف سے کیوں نہیں بدلی جاتی؟

(۱۳) وقف بالروم اور وقف بالاشمام موقوف علیہ منون اور ہائے ضمیر میں ہوسکتا ہے یا نہیں؟

(۱۴) وقف اختیاری کے مواقع بیان کرو؟

(۱۵) ابتداء اور اعادہ میں کیا فرق ہے؟

﴿چوتھا سبق﴾

مخارج حروف کا بیان

(۱) الف اور واؤ اور یاء مدہ کا مخرج جوف ہے۔ (۲) میم اور واؤ کا مخرج دونوں لب ہیں۔ (۳) تاء اور طاء اور دال مہملہ کا مخرج اوپر کے سامنے والے بڑے دونوں دانتوں کی جڑ اور سرا زبان ہے۔ (۴) ثاء اور ظاء اور ذال کا مخرج انہیں دونوں دانتوں کی نوک اور سرا زبان ہے (۵) جیم اور شین اور یاء کا مخرج بیچ زبان اور تالو ہے۔ (۶) حاء اور عین مہملہ کا مخرج بیچ حلق ہے۔ (۷) خاء اور غین کا مخرج آخر حلق منہ کی طرف ہے (۸) راء مہملہ کا مخرج پشت زبان قریب سرا زبان اور تالو ہے (۹) زاء اور سین اور صاد مہملہ کا مخرج سامنے کے دانتوں کا سرا اور سرا زبان ہے (۱۰) ضاد کا مخرج داڑھوں کی جڑ اور حافہ زبان ہے (۱۱) فاء کا مخرج سامنے کے دونوں دانتوں کا کنارہ اور نیچے کا ہونٹ ہے۔ (۱۲) قاف کا مخرج جڑ زبان اور تالو ہے۔ (۱۳) کاف کا مخرج قاف کے مخرج کے بعد منہ کی طرف کچھ ہٹ کر ہے۔ (۱۴) لام کا مخرج ضاد کے مخرج کے بعد کنارہ زبان اور دانتوں کی جڑ ہے۔ (۱۵) نون کا مخرج نوک زبان اور تالو ہے۔ (۱۶) ہمزہ اور ہاء کا مخرج شروع حلق ہے۔ (۱۷) غنہ کا مخرج خیشوم ہے۔

﴿فائدہ﴾ الف ہمیشہ مدہ ہوتا ہے اور یاء جب ساکن ماقبل مکسور اور واؤ جب ساکن ماقبل مضموم ہو تو مدہ ہوتے ہیں ورنہ غیر مدہ جبکہ واؤ اور یاء ساکن ماقبل مفتوح کو حرف لین کہتے ہیں۔

اور مخرج پہچاننے کا طریقہ یہ ہے کہ حرف متحرک کے بعد ہائے سکتہ یا حرف ساکن سے قبل ہمزۂ متحرکہ لگا کر ادا کیا جائے جیسے بَـهْ یا اَبْ اگر یہ اداء موافق کتب تجوید ہے تو صحیح ہے ورنہ غلط ہوگا۔ اسی وجہ سے صحیح مخرج کا جاننا ضروری ہے۔

﴿پانچواں سبق﴾

صفات لازمہ کا بیان

جس صفت لازمہ کے لیے کوئی صفت ضد ہو وہ متضادہ ہے ورنہ غیر متضادہ اور متضادہ آٹھ ❶ ہیں۔

(۱) ہمس: یعنی حرف کا اس قدر ضعیف ہونا کہ سانس جاری رہ سکے ایسے حروف کو مہموسہ کہتے ہیں جو فَحَثَّهٗ شَخْصٌ سَكَتْ کے حروف ہیں باقی حروف مجہورہ ہیں۔

(۲) جہر: جو ضد ہمس کی ہے اس کے حرفوں کو مجہورہ کہتے ہیں۔

(۳) شدت: یعنی حرف کا اس درجہ سخت ہونا کہ آواز بند ہو جائے ایسے حرف کو شدیدہ کہتے ہیں۔ جو اَجِدُ قَطٍ بَكَتْ ہیں۔

متوسط: جس کی سختی میں کمی ہے وہ متوسطہ لِنْ عُمَرْ ہیں۔

(۴) رخوہ: ان دونوں قسموں کے سوا سب حروف رخوہ ہیں۔ رخو ضد شدت کی ہے۔

(۵) استعلاء: یعنی حرف کی ادا میں جڑ زبان کا اوپر اٹھ جانا ایسے حرف کو مستعلیہ کہتے ہیں جو خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ ہیں باقی سب مستفلہ ہیں۔

(۶) استفال: ضد استعلاء کی ہے۔

(۷) اطباق: یعنی حرف کی اداء میں بیچ زبان کا بھی اٹھ جانا ایسے حروف کو مطبقہ کہتے ہیں جو صاد ضاد طاء ظاء ہیں باقی سب منفتحہ ہیں۔

(۸) انفتاح: ضد اطباق کی ہے۔❷

---

❶ حضرت مؤلف ؒ نے یہاں دو صفات ذکر نہیں فرمائی ہیں حالانکہ حضرت قاری ضیاء الدین صاحب ؒ نے انہیں ذکر فرمایا ہے (۱) اذلاق: حروف کا با آسانی ادا ہونا جو فَرَّ مِنْ لُبٍّ ہیں (۲) اصمات: جو اذلاق کی ضد ہے باقی سب حروف مصمتہ ہیں۔ قاری نجم الصبیح التھانوی عفی عنہ

❷ یہاں سے صفات غیر متضادہ شروع ہوئے۔ منہ

(۹) **صفیر:** اس کے حرف زاء۔سین۔صاد میں تیز آواز مثل سیٹی کے نکلے۔

(۱۰) **قلقلہ:** اس کے حروف جب ساکن ہوں تو ان میں سخت آواز لوٹتی ہوئی ظاہر ہو اور وہ حروف قُطْبُ جَدٍّ ہیں۔

(۱۱) **لین:** اس کے دونوں حرفوں میں نرمی اور صلاحیت مد کی ہے۔

(۱۲) **تفشی:** یعنی اس کے حرف شین کی آواز پھیلی ہوئی نکلے۔

(۱۳) **استطالت:** اس کے حرف ضاد میں باوجود درازی مخرج بتدریج آواز نکلنے کی وجہ سے کسی قدر درازی ہے۔

(۱۴) **تکریر:** اس کے حرف راء میں قوت مکرر ہونے کی ہے مگر مکرر پڑھنا غلطی ہے۔

(۱۵) **انحراف** اس کے حروف لام وراء میں ہر ایک کی آواز اپنے مخرج سے دوسرے مخرج کی طرف پھرتی ہے مگر یہ حد سے تجاوز نہ کرے ورنہ ایک دوسرے سے بدل جائے گا چنانچہ بعض سے یہ غلطی ہو جاتی ہے۔

❁ **تنبیہ** ❁ ہر حرف میں کم سے کم چار صفتیں ضروری پائی جائیں گی پڑھنے والے کو چاہیے کہ غور کر کے ہر حرف کی جس قدر صفات ہوں سمجھ کر ان کے ادا کرنے کی کوشش کرے تاکہ تجوید کامل ہو۔

❁ **فائدہ** ❁ جس طرح مخارج حروف صفات پر رتبۃً مقدم ہیں اسی طرح صفات عارضہ لازمہ سے مؤخر ہیں۔لہٰذا بعد بیان لازمہ کے اب صفات عارضہ بیان کئے جائیں گے۔

❁ چھٹا سبق ❁

حروف کے باریک اور پُر ہونے کا بیان

الف پُر اور باریک پڑھے جانے میں اپنے ماقبل کا تابع ہے۔

لام صرف لفظ اللہ کا پُر ہوگا جبکہ زبر یا پیش کے بعد ہو۔

راء پُر پڑھنا چاہیے مگر جب راء مکسور ہو یا راء ساکن کے قبل یاء ساکن یا کسرہ اصلیہ متصلہ ہو اور اس راء کے بعد کوئی حرف مستعلیہ اسی کلمہ میں نہ ہو تو باریک ہوگی۔ لیکن کُلُّ فِرْقٍ میں باریک بھی ثابت ہے اور راء مشددہ مثل مخففہ ❶ کے ہے اور راء موقوفہ حکم میں راء ساکنہ کے ہے مگر راء مرامہ ❷ حکم میں راء متحرکہ کے اور راء ممالہ حکم میں راء مکسورہ کے ہے۔ حروف مستعلیہ مطلقاً پُر اور بقیہ حروف مطلقاً باریک پڑھے جاتے ہیں۔

سوالات

(۱) مخرج کی تعریف اور تقسیم بیان کرو؟

(۲) مخرج محقق کسے کہتے ہیں؟

(۳) حلق اور شفت میں کتنے مخرج ہیں؟

(۴) ذال معجمہ کا مخرج بیان کرو؟

(۵) حرف متحرک کے مخرج معلوم کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

(۶) صفت کی تعریف کیا ہے اور اس کی کتنی قسمیں ہیں؟

(۷) ہمس جہر وغیرہ صفت کی قسمیں ہیں یا یہ خود صفت ہیں؟

(۸) مہموسہ رخوہ مجہورہ شدیدہ کا فرق بیان کرو؟

(۹) حرف زاء کی صفات بیان کرو اس میں سختی کیوں پائی جاتی ہے؟

(۱۰) صفت عارضہ جو کسی صفت لازمہ کے سبب سے پیدا ہوتی ہیں کس قدر ہیں؟

(۱۱) الف لام راء میں کونسی صفت عارضہ پائی جاتی ہے؟

❶ یعنی راء مشددہ موقوفہ راء ساکنہ کے حکم میں ہے اور راء مشددہ بحالت وصل راء متحرکہ کے حکم میں ہے لفظ مخففہ سے دونوں کا حکم ظاہر ہے۔

❷ یعنی جس راء پر وقف بالروم کیا جائے وہ بوجہ قلیل حرکت ظاہر ہونے کے راء متحرکہ کے حکم میں ہے۔

(۱۲) راء مشددہ موقوفہ کا حکم بیان کرو؟

(۱۳) خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ کے حرفوں میں صفت عارضہ بھی پائی جاتی ہے یا نہیں؟

(۱۴) فِرْقَةٌ میں صفت عارضہ کی کونسی قسم پائی جاتی ہے؟

(۱۵) راء ساکنہ سے پہلے کسرہ ہو تو کن کن صورتوں میں راء پُر ہو گی؟

﴿ساتواں سبق﴾

مد کی تعریف اور تقسیم کا بیان

مد یعنی حرف مد اور حرف لین کی مقدار روایت کے موافق مقدار اصلی سے زیادہ کرنا بشرط ملنے ہمزہ یا سکون کے اس کو مد فرعی کہتے ہیں۔

پس اگر حرف مد کے بعد ہمزہ ہو تو اس کی دو قسمیں ہیں: (۱) متصل جبکہ ہمزہ سے پہلے حرف مد ایک ہی کلمہ میں ہو۔ (۲) منفصل جبکہ ہمزہ سے پہلے حرف مد دوسرے کلمہ میں ہو۔

اور اگر حرف مد کے بعد سکون ہو تو اس کی بھی دو قسمیں ہیں (۱) مد عارض۔ جبکہ حرف مد کے بعد سکون عارضی ہو۔ (۲) مد لازم جبکہ حرف مد کے بعد سکون لازمی ہو اس کی بھی دو قسمیں ہیں:

(۱) لازم مثقل: جبکہ حرف مد کے بعد ساکن مشدد ہو۔

(۲) لازم مخفف۔ جبکہ حرف مد کے بعد ساکن مخفف ہو پھر مثقل یا مخفف اگر حروف مقطعات میں ہوں تو لازم مثقل یا مخفف حرفی ہوں گے ورنہ مثقل یا مخفف کلمی ہوں گے۔

﴿فائدہ﴾ اگر سکون لازمی سے پہلے حرف لین ہو تو مد لین لازم کہتے ہیں اور اگر سکون عارضی سے پہلے حرف لین ہو تو مد لین عارض کہتے ہیں۔

﴿آٹھواں سبق﴾

مقدار مد کا بیان

حرف مد ضعیف کے بعد ہمزہ یا سکون کی وجہ سے ثقل ہوتا ہے اس وجہ سے مد کیا جاتا ہے پھر أثقل میں طول اور ثقیل میں توسط ہوتا ہے مد متصل اور منفصل میں بروایت حفصؒ صرف توسط ہے اس کی مقدار دو یا ڈھائی یا چار الف ہے۔

لیکن جب مد متصل میں ہمزہ بوجہ وقف ساکن ہو تو طول بھی جائز ہے اس کی مقدار تین یا پانچ الف ہے مگر قصر جائز نہیں تا کہ مد متصل میں ترک مد نہ لازم آئے۔

اور اگر اس کلمہ پر وقف کیا جائے جس میں مد منفصل ہے تو صرف قصر ہوگا اور قصر کی مقدار طبعی ایک الف ہے اور مد لازم میں صرف طول ہے اور مد عارضی میں (۱) طول (۲) توسط (۳) قصر۔ تینوں جائز ہیں اور اس توسط کی مقدار دو یا تین الف ہے۔ اس میں قصر سے مد اولیٰ ہے کیونکہ شرط مد سکون کی وجہ سے اولیٰ پورا مد طول ہے اور سکون عارضی ضعیف کی وجہ سے ناقص مد توسط بہتر ہے اور عارضی غیر معتبر کی وجہ سے مد فرعی نہ کرنا یعنی قصر جائز ہے۔

﴿فائدہ﴾ حروف مدہ زمانی شدیدہ آنی اور ضاد قریب زمانی ہیں اور چونکہ بقیہ حروف قریب آنی ہیں اس لیے مدہ کے قصر سے حروف لین کا قصر کم ہوگا۔

﴿تنبیہ﴾ باعتبار اوجہ اور مقدار کے ایک قسم کے مدوں میں مساوات ہونا چاہیے اور چند قسم کی مدوں میں قوی پر ضعیف کو ترجیح نہ دینا چاہیے اور طرق ❶ میں کہیں خلط نہ کرنا چاہیے۔

﴿فائدہ﴾ الٓمّٓ جب لفظ اَللّٰہُ سے ملا کر پڑھا جائے تو ہمزۂ وصل گرا کر میم کو مفتوح

---

❶ حفصؒ کے دو طریق ہیں (۱) علامہ شاطبیؒ (۲) علامہ جزریؒ۔ پس التزام طریق کی صورت میں دونوں طریق کو خلط نہ کرنا چاہیے۔ مثلاً بطریق جزریؒ مد متصل میں طول اور مد منفصل میں قصر ہے تو طریق شاطبیؒ سے پڑھنے والے کو ایسا نہ کرنا چاہیے بلکہ دونوں میں توسط کرنا چاہیے کیونکہ خلط فی الطرق قراء کے نزدیک جائز نہیں۔

پڑھنا چاہیے لیکن اس وقت بسبب حرکت عارضی کے قصر بھی جائز ہے۔

﴿فائدہ﴾ مدلین خواہ لازم ہو یا عارض دونوں ❶ میں طول توسط قصر جائز ہے۔

﴿نواں سبق﴾

اظہار کا بیان

اظہار یعنی حرف کو اپنے اصلی مخرج اور جملہ صفات لازمہ سے ادا کرنا۔

ہر حرف کو ہر حالت میں اظہار ہی کے ساتھ ادا کرنا چاہیے مگر جب اظہار میں کوئی ثقل ہو تو یہ ثقل مثل ادغام اخفاء اقلاب وغیرہ سے جس طرح ممکن ہوتا ہے موافق روایت کے رفع کیا جاتا ہے لیکن اظہار کا اطلاق انہیں قواعد ثلٰثہ کے مقابل میں ہوتا ہے۔

جب نون ساکن یا تنوین کے بعد حرف حلقی یا میم ساکن کے بعد علاوہ میم اور باء کے کوئی حرف آئے یا لام تعریف کے بعد حرف قمریہ اِبْغِ حَجَّكَ وَخَفْ عَقِيْمَهُ میں سے کوئی حرف آئے تو ان تینوں حرفوں میں اظہار ہوگا۔

﴿تنبیہ﴾ نون ساکن اور تنوین کے رسم اور اسم میں فرق ہے لیکن اداء میں حقیقتاً یہ بھی نون ساکن ہے اسی وجہ سے بحالت وصل دونوں کا حکم ایک ہے۔

﴿فائدہ﴾ نون ساکن کے بعد کا حرف باعتبار مخرج کے ابعد ہو تو اظہار ہوتا ہے اور اقرب ہو تو ادغام ہوتا ہے ورنہ اخفاء ہوتا ہے۔

﴿فائدہ﴾ ماسوا حروف قمریہ کے سب حروف شمسیہ ہیں۔

---

❶ مگر دونوں میں فرق یہ ہے کہ لین لازم میں قصر سے مد اور توسط سے طول اور لین عارض میں مد سے قصر اور طول سے توسط اولیٰ ہے۔

﴿دسواں سبق﴾

ادغام کا بیان

ادغام یعنی حرف ساکن کو متحرک میں ملا کر مشدد پڑھنا۔

پہلے کو مدغم اور دوسرے کو مدغم فیہ کہتے ہیں۔ادغام میں مدغم مکمل مدغم فیہ ہوتو ادغام تام ہے ورنہ ناقص۔

اگر مدغم اور مدغم فیہ ایک ہی حرف ہوتو ادغام مثلین بطور قاعدہ کلیہ کے ہوگا۔

اوراگر دونوں کا مخرج ایک ہوتو ادغام متجانسین چند حروف مخصوص یعنی تاء کا دال یا طاء میں اور ثاء کا ذال میں اور ذال کا ظاء میں اور باء کا میم میں اور دال کا تاء میں اور طاء کا تاء میں ہوگا متجانسین میں صرف طاء کا تاء میں ادغام ناقص ہے۔

اوراگر مدغم مدغم فیہ قریب المخرج ہوں تو ادغام متقاربین بھی چند حروف مخصوص یعنی لام کا راء میں اور لام تعریف کا علاوہ لام کے حروف شمسیہ میں اور نون کا راء۔لام۔میم۔واؤ۔یاء میں ہوگا اور متقاربین میں صرف نون کا واؤ۔یاء میں اور قاف کا کاف میں ادغام ناقص ہے۔لیکن قاف کا کاف میں ادغام تام اولیٰ ہے۔

﴿فائدہ﴾ بعض نے نون اور میم کے مثلین میں اور نون کا میم میں بھی ادغام ناقص کہا ہے۔

﴿گیارھواں سبق﴾

اخفاء کا بیان

اخفاء یعنی نون ساکن اپنے مخرج سے ادا نہ ہو اور نہ تشدید سنائی دے بلکہ صرف غنہ ادا ہونا چاہیے۔

جب نون ساکن اور تنوین کے بعد حرف حلقی اور حروف یَـرْمُـلُـوْنَ کے علاوہ کوئی حرف آئے تو اخفاء کرنا چاہیے۔

لیکن قبل باء کے نون ساکن اور تنوین کو میم سے بدل کر اخفاء کرنا چاہیے اور جب میم ساکن کے بعد باء آئے تو اظہار سے اخفاء کرنا بہتر ہے لیکن میم کا اخفاء اس طرح کیا جائے کہ میم اپنے مخرج سے ضعیف ادا ہو۔

﴿تنبیہ﴾ اخفاء اور اقلاب کرتے وقت غنہ ضرور ظاہر کرنا چاہیے اس کی مقدار ایک الف ہے۔

﴿بارہواں سبق﴾

غنہ کا بیان

غنہ حقیقت میں تو نون اور میم کی صفت ذاتی ہے جو ان کے ساتھ ہی ادا ہو جاتی ہے لیکن جب یہ دونوں حرف اخفاء اور ادغام ناقص کی حالت میں اپنے مخرج سے خود ادا نہیں ہوتے تو ان کا غنہ حرف فرعی ہو جاتا ہے اس وقت یہ غنہ اپنے مخرج خیشوم سے کامل بقدر ایک الف ادا ہونا چاہیے مثل غنہ نون اور میم مشدد کے۔

﴿تنبیہ﴾ نون اور میم کے علاوہ کسی حرف میں غنہ جائز نہیں حروف مدہ جب ان سے قبل یا بعد میں آتے ہیں تو یہ غلطی اکثر ہو جاتی ہے۔

﴿سوالات﴾

(۱) مد صفات عارضہ کی کونسی قسم ہے؟

(۲) مد کی شرائط اور قسمیں بیان کرو؟

(۳) حرف مد اور حرف لین کے قصر میں کچھ فرق ہے یا نہیں؟

(۴) ادغام اور اظہار میں کیا فرق ہے؟

(۵) جس مد میں توسط اور جس مد میں قصر نا جائز ہے ان مدوں کا نام بتاؤ؟

(۶) مد متصل میں کبھی طول بھی ہوسکتا ہے یا نہیں اس کے اور مد عارض کے توسط میں کیا فرق ہے؟

(۷) اظہار کو صفت عارضہ میں کیوں بیان کیا؟

(۸) ادغام کی تعریف اور شرط نیز قسمیں بیان کرو؟

(۹) اخفاء اور ادغام ناقص۔ اقلاب اور اخفاء میں کیا فرق ہے؟

(۱۰) نون اور میم کے اخفاء میں کچھ فرق ہے یا نہیں؟

(۱۱) لام تعریف کا حروف شمسیہ میں کونسا ادغام ہے؟

(۱۲) فِيْ يَوْمٍ اور قَالُوْا وَهُمْ میں یاء اور واؤ مثلین ہیں یا نہیں دونوں صورتوں میں ادغام کیوں نہیں ہوتا؟

(۱۳) غنہ حرف فرعی کب ہوتا ہے اس کے مواقعات بیان کرو؟

(۱۴) غنہ کو صفت عارضہ میں کیوں بیان کیا؟

(۱۵) صفت عارضہ کی اداء تجوید میں داخل ہے یا تجوید سے خارج؟

﴿آخری سبق﴾

قرآءت کا بیان

قرآءت یعنی قرآن شریف مع رعایت تجوید اور اوقاف کے پڑھنا اس کی تین قسمیں ہیں:

﴿ترتیل﴾ یعنی بہت ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا اس کو تحقیق بھی کہتے ہیں لیکن حرکت اور مد میں حد سے زائد زیادتی نہ ہونے پائے اس غلطی کو تطویل کہتے ہیں اور مدوں اور حرکتوں میں آواز مثل حالت لرزہ کے نہ ہونا چاہیے اس کو ترعید کہتے ہیں۔

﴿حدر﴾ یعنی بہت تیز پڑھنا اور اگر پڑھنے میں اس قدر تیزی ہوئی کہ حرف یا حرکت صاف سمجھ میں نہ آئے تو اس کو تعجیل کہتے ہیں۔

﴿تدویر﴾ یعنی بین التحقیق والحدر پڑھنا۔

بہرحال قرآن پاک نہایت لطافت سے بے تکلف پڑھنا چاہیے چہرہ بنانا یا بگاڑنا کہ دیکھ کر نفرت ہو ٹھیک نہیں۔ جب کلام اللہ پڑھے تو یہ خیال رہے کہ میں دو جہاں کے بادشاہ سے ہم کلام ہوں۔

والحمد للہ رب العالمین و الصلوۃ و السلام علی رسولہ محمد و الہٖ و اصحابہ اجمعین

﴿......تمت بالخیر......﴾

قرآءت اکیڈمی (رجسٹرڈ) کی اپنے قارئین سے

گزارش

الحمدللہ علم تجوید وقرآءت کے فروغ کے لیے قرآءت اکیڈمی (رجسٹرڈ) کوشاں ہے ہمارا مقصد معیاری، دیدہ زیب اور اعلیٰ طباعت کی حامل کتب شائقین تک پہنچانا ہے۔ اگر آپ کے شہر یا علاقے میں آپ کو ہماری کتابیں بآسانی دستیاب نہیں ہو پا رہی ہیں تو براہ راست بلاتکلف ہم سے بذریعہ خط یا فون رابطہ کریں۔

ہم آپ کو انشاءاللہ فوری طور پر کتب فراہم کریں گے۔

نوٹ: فہرست کتب صرف چار روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں۔

قرآءت اکیڈمی ®

28- الفضل مارکیٹ 17- اردو بازار لاہور

Ph.: 042 - 7122423

0300 - 4785910

قرآت اکیڈمی ®
28 - الفضل مارکیٹ 17 - اردو بازار لاہور
Ph.: 042 - 7122423

الحمد للہ

علم تجوید و قرآءت کے فروغ کے لیے کوشاں

قرآئت اکیڈمی

ہماری پہچان

معیاری

دیدہ زیب

مُستند اور

اعلیٰ طباعت کی حامل کُتب

28-الفضل مارکیٹ 17-اُردو بازار-لاہور

فون: 7122423